ادعونی استجب لکم

مجھ سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمھاری (دعا) قبول کریں گے

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کا شکر ہی کہ اُسی کے فضل و کرم سے کتاب

ادعیۃ القرآن

مؤلفہ فاضلِ اجل عالمِ بے مثل شمس العلماء جناب مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب

سنہ ۱۳۲۱ھ

مطبع انصاری دہلی میں طبع

زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ○ (یونس ع ۲ پارہ ۱۱)

جو لوگ حدِّ بندگی سے قدم باہر رکھتے ہیں اُن کو اُن کے اعمال اسی طرح بھلے کر دکھائے گئے ہیں +

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ وَ
جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا
بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ
الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّ
ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لَئِنْ
اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ○ فَلَمَّاۤ اَنْجٰهُمْ
اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ
الْحَقِّ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ
عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ

وہی (خدا) تو ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری میں لیے لیے پھرتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو بادِ موافق کی مدد سے لے کر چلتی ہیں اور لوگ اُن (کی رفتار) سے خوش ہوتے ہیں (ناگاہ کشتی کو ایک ہوا کا جھوکا آلگتا ہے اور لہریں (ہیں کہ) ہر طرف سے اُن پر (چڑھی چلی آرہی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بُرے) آگھرے تو بس خلوص دل سے خدا ہی کی بندگی کا اظہار کر کے اُس سے دُعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ بارِ خدایا اگر (اپنے فضل سے) تو ہم کو اس (مصیبت) سے بچا دے تو ہم ضرور (تیرے بڑے ہی) شکر گزار ہوں گے

پھر جب وہ اُن کو (اُس بلا سے) نجات دے دیتا ہے تو وہ خشکی پر پہنچتے ہی ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! تمہاری سرکشی (کا وبال) تمہاری ہی جانوں پر (پڑے گا یہ بھی اس دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کے فائدے ہیں سو خیر ان کے مزے اُڑا لو) آخر کار تم کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ (نساء ع ۱۰ پارہ ۵)	اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا ✦

حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے درباریوں کی دعا جو قرآن سن کر ایمان لائے

توفیق قبولیّت ایمان کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (مائدہ ۱۱ پارہ ۷)	اے ہمارے پروردگار ہم تو ایمان لے آئے تو (دینِ حق کی) تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہم کو بھی لکھ لے

سلہ یہ آیتیں نجاشی بادشاہِ حبشہ اور اُس کے درباریوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں جو نصاریٰ تھے بات یہ ہے کہ جب پیغمبر صاحب نے اسلام کی مُنادی شروع کی تو قریش جو پیغمبر صاحب کے قبیلے کے لوگ تھے سخت برہم ہوئے اِس لیئے کہ اسلام کی مُنادی سے اُن کے دینِ آبائی میں خلل پڑتا تھا پہلے تو اُنہوں نے ڈرانے دھمکانے سے چاہا کہ بات دَب جائے مگر پیغمبر صاحب برابر وعظ فرماتے رہے اور لوگ بھی ایک ایک دو دو کر کے اسلام لانے لگے تو قریش نے دوسرے قبیلوں کو اُبھارا اُکسایا اور مُسلمانوں کو سب نے مل کر طرح طرح کی ایذائیں دینی شروع کیں پیغمبر صاحب اپنے چچا اُبو طالب کی حمایت میں تھے اور ازبسکہ اُبو طالب رُؤسائے قریش ہیں سے تھے مخالفین پیغمبر صاحب کا تو کچھ کر نہ سکے مگر دوسرے مسلمانوں کو بڑی مشکل تھی اور پیغمبر صاحب اتنی قوّت نہیں رکھتے تھے کہ اُن کی بھی حفاظت کریں۔ ناچار آپ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہِ حبشہ نیک دل منصف مزاج اور رعیت پرور ہے اُس کی عملداری میں چلے جاؤ چنانچہ اوّل بار گیارہ مَردوں اور چار عورتوں نے حبشے میں جا پناہ لی اور یہ پہلی ہجرت کہلائی۔ اِس گروہ میں جناب پیغمبر صاحب کی صاحبزادی حضرت رقیّہ رضہ اور اُن کے شوہر حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ اور جناب پیغمبر صاحب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پھوپی زاد بھائی زُبیر بن عوّام بھی تھے۔ پھر دوسرے ریلے میں پیغمبر صاحب کے چچازاد بھائی جعفر طیار بن ابی طالب دوسرے مسلمان مَردوں اور عورتوں کے ساتھ حبشے

Marfat.com

بقیہ صفحہ ۹۷ - پہنچے یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ بیاسی مہاجر حبشے میں جمع ہو گئے وہاں بھی قریش نے چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور نجاشی سے جا چغلیاں لگائیں کہ یہ بے دین ہیں اور تمھارے ملک میں فساد برپا کرنے کو آئے ہیں اور تمھارے حضرت عیسیٰ کے بھی قائل نہیں۔ اس پر نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا۔ جعفرؓ سب کے وکیل بنے اور انھوں نے قرآن کی سورتیں اور خاصکر سورۂ مریم سنا کر اپنے عقائد نجاشی پر ظاہر کیے اور وہ اور اس کے درباری سب قرآن سن کر روئے اور اسلام کی صداقت کے معتقد ہو گئے اور نجاشی آخر میں اسلام لے آیا نجاشی کے درباریوں نے قرآن سن کر یہ دعا کی رَبَّنَآ اٰمَنَّا الخ ۱۲+

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

سلسلۂ اوراد و وظائف کی فہرست میں بہت سی کتابیں چھپ کر اشاعت پا چکی ہیں اور پائی جاتی ہیں جو مختلف غرضوں مختلف پیرایوں مختلف شکلوں مختلف زبانوں میں بنائی گئی ہیں اور اب بھی جستہ جستہ بنائی جاتی ہیں لیکن سچ پوچھیے تو سب کی سب محتاجِ سند محتاجِ دلیل مشکوک الاجابۃ اور یہ اس لیے کہ اس فن کی سب کتابیں اِلّا ماشاء اللہ صرف اُن ہی دعائیہ روایات سے پُر اور لبریز نظر آتی ہیں جو خاص خاص موقعوں میں استعمال کرنے کی غرض سے خاص خاص لفظوں میں دل سے گھڑ کر بنائی گئی ہیں یا بنائی نہیں گئیں تو ضعیف اور غیر معتبر ضرور ہیں اور تعجب یہ ہے کہ ہندوستان اور نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب اور مصر و شام کے مسلمان بھی اِن ہی وضعیہ یا ضعیفہ اور ساقط الاعتبار روایات کو قرآنِ مجید کی تلاوت کی طرح شوق دیکر پڑھتے اور نہایت عقیدتمندی کے ساتھ ورد و وظیفے کے کام میں لاتے ہیں بلکہ بعض ہندوستانی ناواقف مسلمان خصوصاً پیرزادے اور مشایخ کے جاہل پیرو تو اِن ہی بے سر و پا اور لغو روایات کو معاذ اللہ قرآن مجید پر ترجیح دیتے ہیں+

مُسلمانوں اور خاصکر ہندوستان کے مُسلمانوں کی یہ کشمکش دیکھ کر بہی خواہِ ملک مُصلحِ قوم مترجمِ قرآن شمس العلما جناب مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب دام فیضہ نے اِس سلسلے میں ایک بہُت ہی مفید اور نہایت کار آمد اور عجیب شان و شوکت کی کتاب طیّار کی جس کا نام ادعیۃ القرآن رکھّا اور جس کی بابت میں یہ ایک مختصر سا ریویو کر رہا ہوں کتاب کے نام ہی سے صاف معلوم ہو رہا ہی کہ اِس میں جس قدر دُعائیں ہیں صرف قرآن مجید سے لی گئی ہیں اور کسی دوسری روایت حتّٰی کہ حدیثی روایت کو بھی دخل نہیں دیا گیا اِس لحاظ سے کہا جا سکتا اور نہایت وثوق سے کہا جا سکتا ہی کہ اِس سلسلے میں یہ پہلی کتاب ہی جو ایک نہایت دلچسپ و جدید وضع اور مرغوب و دل پسند طرز پر لکھی گئی ہی اور طریقِ استدلال بالکل نیا اور اچھوتا اختیار کیا گیا ہی ایسا طریق جس کی ایک نظیر بھی سارا ہندوستان پیش نہیں کر سکتا ادعیۃ القرآن گو بلحاظ ضخامت قلیل الحجم اور بہُت ہی مختصر سی کتاب ہی مگر مطالب کے اعتبار سے دیکھو تو ایک بڑا عمیق اور گہرا دریا ہی جو عظیم الشان سیلاب کی طرح اُمڈا چلا آتا ہی اور جس میں سے رنگ برنگ کے نہایت ہی چمکدار اور گرانبہا موتی نکلتے ہیں۔ اِس میں ایک مختصر مگر نہایت ہی مُفید او مطلب خیز دیباچہ ہی دیباچہ کے بعد چار تمہیدی ابواب ہیں جو مختلف مطالب کے ثبوت میں مختلف عنوانوں سے لکھے گئے ہیں مثلاً پہلے باب میں اِس مضمون کا عنوان دیا گیا ہی "دُعا داخلِ فطرتِ انسانی ہی" پھر اِس کے ثبوت میں قدرے بسط و توضیح کے ساتھ نہایت کاوش سے محققانہ بحث کی ہی اور خوبی یہ ہی کہ تمام مطالب کو صرف قرآنی شواہد سے مدلّل کیا ہی۔ علیٰ ہذا القیاس دُوسرا باب اِس عنوان سے شروع کیا گیا ہی "حکمِ دُعا اور وعدۂ قبول"۔ تیسرے میں یہ بتایا گیا ہی کہ خدا کے سوا دوسروں سے کسی قسم کی دُعا مانگنی نہ چاہیے چوتھے میں دُعا کی قبولیت کے اسباب و شرائط مذکور ہیں یعنی اُن اسباب کا پتہ دیا گیا ہی جن کے عمل میں لانے سے آدمی کی دُعا درجۂ اِجابت کو پہنچتی اور یقیناً پہنچتی ہی +

اِس کے بعد ابو البشر حضرتِ آدم علیہ السلام سے لیکر جنابِ خاتم النّبیّین سیّد الاوّلین و الآخرین نبی عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم

کے مُبارک زمانے تک جس قدر انبیا علیہم السلام اور اُن کے جان نثار اور سچے پیرو ہو گزرے ہیں اور اُن کی دُعائیں قرآن مجید میں مذکور ہیں یا خدا نے اس آخری دور میں اپنے نیک اور پاکباز بندوں کو تعلیم فرمائی ہیں سب ترتیب وار علیحدہ علیحدہ سُرخیوں سے جمع کی گئی ہیں اور اس خوبی سے جمع کی گئی ہیں کہ پہلے ممتاز اور موٹے حرفوں میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ ذیل کی دُعائیں فلاں پیغمبر یا فلاں مقدس گروہ کی ہیں پھر دُعا کے الفاظ عربی خط میں ذرا جلی قلم سے نہایت خوشنمائی کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ بالمقابل ترجمہ ہے۔ ترجمے کے ساتھ ساتھ نہایت ضروری اور مفید فوائد جس سے ہر آیت کا مطلب نہایت سہولت و آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہوتا چلا جاتا ہے۔ فٹ نوٹ میں ہر دُعا کا شان نزول جس سے پڑھنے والے کو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دُعا فلاں مقدس شخص کی ہے اور فلاں موقع پر کی ہے اور فلاں غرض سے کی ہے ہر دُعا کی پیشانی پر جلی اور خوبصورت حرفوں میں اُس کا خاصہ لکھا گیا ہے کہ یہ دُعا کس مطلب کے لیے کارآمد ہے اور کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔

الغرض وظیفہ خوان مَردوں۔ عورتوں۔ بچوں۔ پڑھوں۔ اَن پڑھوں سب کے لیے یکساں مُفید کتاب ہے اور ایسی ہے کہ اس سلسلے میں اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتی کیونکہ اس میں صرف وہی قرآنی دُعائیں لی گئی ہیں جو اولوالعزم اور برگزیدہ نفوس کے مقدس دلوں میں آئیں اور پاک زبانوں سے نکلیں اور جناب الٰہی میں مقبول و مستجاب ہوئیں اس لیے کہا جا سکتا ہے اور دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کی کوئی دُعا ایسی نہیں جو جامہ قبولیت سے آراستہ نہ ہو۔ آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کی سعی مشکور فرما کر اس کتاب کو بھی آپ کے باقیات صالحات کی فہرست میں داخل کرے اور ہمت و قوت فرمائے کہ ہمیشہ اس قسم کی مفید تصانیف عام طور پر مسلمانوں میں پھیلاتے اور اشاعت دیتے رہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کمترین۔ محمد رحیم بخش دہلوی

Marfat.com

اِعلان

چونکہ اس کتاب کے جُملہ حقوق بذریعہ رجسٹری
بحقِ مُصنّف محفوظ ہیں اِس لیئے گذارش ہی کہ
کوئی صاحب بدون اجازتِ تحریری حضرتِ
مُصنّف کے اِس کے کسی جزو یا کُل کے چھاپنے کا
قصد نہ کریں ہاں جس قدر نسخے مطلوب ہوں
مطبعِ قاسمی یا جنابِ مُصنّف سے طلب فرمائیں +

المشتہر

محمد قاسم خوشنویس مالکِ مطبعِ قاسمی

پہاڑی املی دہلی

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ (یونس-ع ۳-پارہ ۱۱)	تو (اُس وقت) جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے رہے ہم تم کو (اُس کا بُرا بھلا) بتا دیں گے
۶ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ (نحل ع ۱۶-۷ پارہ ۱۴)	۶ اور (لوگو!) جتنی نعمتیں تم کو حاصل ہیں (سب) خدا ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے بلبلاتے ہو پھر جب وہ (اُس) تکلیف کو تم پر سے دور کر دیتا ہے تو اسی دم تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنا چلتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے اُن کو دی تھیں اُن کی ناشکری کریں خیر دنیا کے چند روزہ فائدے اُٹھالو پھر آخر کار (قیامت میں) تو تم کو معلوم ہو ہی جائے گا +
۷ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۲ ۱۴ پارہ ۱۵)	۷ اور آدمی جس طرح (اپنے حق میں) بہتری کی دعا مانگتا ہے اسی طرح (دلگیر ہو کر کبھی) برائی کی بھی دعا مانگنے لگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے +
۸ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا	۸ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا ہی کی بندگی کا اظہار کر کے اُسی کو پکارتے ہیں پھر جب (خدا) اُن کو (دریا سے) نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو نجات پاتے ہی وہ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے اُن کو عطا فرمائی ہیں اُن کی ناشکری کریں اور تاکہ (چند روز دنیا میں اور) رس بس لیں

Marfat.com

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ ۲۹ (عنکبوت ع ۷ پارہ ۲۱)

تو (خیر) آگے چل کر (قیامت میں اپنی ناشکری کا انجام) معلوم کرلیں گے +

۹

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○

(روم ۳۴ ع ۴ - پارہ ۲۱)

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اُسی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب وہ اُن کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھا دیتا ہے تو بس اُن میں سے کچھ لوگ (جھوٹے معبودوں کو) اپنے پروردگار کا شریک بنا چلتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے اُن کو دی ہیں اُن کی ناشکری کریں ف تو (لوگو!) دنیا کے چند روزہ فائدے اُٹھالو آگے چل کر تو تم (اپنے کیئے کی حقیقت) معلوم کرہی لوگے +

۱۰

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○ (لقمٰن ۳۲ ع ۴ پارہ ۲۱) +

اور جب (دریا کی) موجیں (بلند ہو کر) سواران کشتی پر سایبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ خلوصِ دل سے اللہ ہی کی بندگی کا اظہار کرکے اُسی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا اُن کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اُن میں سے بعض تو حدِ اعتدال پر قائم رہتے (یعنی خدا کو یاد رکھتے ہیں اور بہتیرے خدا کو بھلا دیتے ہیں) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے تو وہی انکار رکھتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر ہیں +

۱۱

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اُس کو پکارتا ہے پھر جب (خدا) اپنی طرف سے اُس کو کوئی نعمت عطا فرما دیتا ہے

ف خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسرے کی دی ہوئی سمجھنا یہ بھی نعمت کی ناشکری ہے اور ناشکری بھی پہلے درجہ کی ۱۲

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا إِلَيْهِ
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ أَنْدَادًا
لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ
بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ
النَّارِ ۝ (زمر ع ١ - پاره ٢٣)

تو جس (مطلب) کے لیے اُس نے پہلے (خدا کو) پکارا تھا اُس کو بھلا دیتا اور خدا کے شریک بنا چلتا ہے تاکہ (اپنا بُرا نمونہ دکھا کر دوسروں کو بھی) خدا کی راہ سے گمراہ کرے (اے پیغمبر ایسے نابکار سے) کہدو کہ چند روز اپنے کفر (کی حالت) میں رس بس لے (آخر تو) تو دوزخیوں میں ہو ہی گا +

١٢
فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا
ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ
إِنَّمَآ أُوتِيتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ
فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝
(زمر ع ٥ - پاره ٢٤)

تو انسان (کی عادت ہے کہ اُس) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اُس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھ کو بس (میری) لیاقت کی وجہ سے ملی ہے (انسان کا ایسا سمجھنا غلط ہے) بلکہ یہ (نعمت) آزمایش ہے ف۱ مگر اکثر لوگ (اس بات سے) واقف نہیں +

١٣
لَا يَسْئَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ
الْخَيْرِ وَإِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ
قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ رَحْمَةً
مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

آدمی بہتری کی دعا مانگنے سے (کبھی نہیں) اُکتاتا اور اگر اُس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دل شکستہ (اور) بالکل ناامید (ہو جاتا ہے) اور اگر اُس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے اور اس کے بعد ہم اُس کو اپنی مہربانی (کی لذت) چکھا دیتے ہیں

ف۱ آزمایش سے اس بات کی آزمایش مراد ہے کہ آدمی نعمت پا کر خدا کا شکر کرتا ہے یا ناشکری جو شخص نعمت کو اپنی لیاقت کا صلہ سمجھے گا وہ خدا کا شکر کیوں کرنے لگا ١٢ +

Marfat.com

لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ (حٰمٓ السجدہ ع ۶ پارہ ۲۵)

تو کہنے لگتا ہی کہ یہ تو میرا ہو لیا اور میں نہیں سمجھتا کہ (کبھی) قیامت برپا ہوا اور اگر مجھ کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہوا (بھی) تو بے شک اُس کے ہاں (بھی) میرے لیئے اچھا ہی (اچھا) ہی تو جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (قیامت کے دن ہم اِن کا بُرا بھلا) اِن کو ضرور بتا دیں گے اور اِن کو عذابِ سخت (کا مزہ) چکھا دیں گے (سو الگ) اور جب ہم آدمی پر اپنا (فضل و کرم کرتے ہیں تو (وہ ہماری طرف سے) مُنھ پھیر لیتا ہی اور (ہم سے) کنارہ کش ہو جاتا ہی اور جب اُس کو تکلیف پہنچتی ہی تو (لمبی) چوڑی دُعائیں کرنے لگتا ہی +

۱۴ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ○ (رحمٰن ع ۲ پارہ ۲۷)

۱۴ جتنی مخلوقات آسمان اور زمین میں ہی (جو اُن کو درکار ہی سبھی تو) اُس سے مانگتے ہیں وہ (معطّل اور بے کار نہیں ہی۔ بلکہ ہر روز (ایک نہ ایک) کام میں (رہتا) ہی ف

دُوسرا باب

خدا کے سوا دُوسروں سے دُعا کرنے کی مناہی

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَ

(یہ مشرک) خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں

ف مدعا یہ ہی کہ جیسے بعض لوگوں کا عقیدہ ہی کہ خدا دنیا کو پیدا کر کے بے کار بیٹھا ہی یہ اُن کی غلطی ہی وہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں تصرف کرتا رہتا ہی وہ دنیا کے انتظام سے ایک لمحہ کو بھی دست بردار ہو تو دنیا کا کام کس طرح چلے ۱۲ +

إِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ۝ لَّعَنَهُ اللَّهُ ۘ (نساء ع ١٨ - پاره ٥) +

یعنی بس اُس شیطانِ سرکش (کے کہنے میں آکر اُن) کو پکارتے ہیں جس کو (روزِ ازل میں) خدا نے پھٹکار دیا ف١

٢

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (المائدة ع ١٠ پاره ٦)

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو ف٢ جن کے اختیار میں تمہارا نفع نقصان (کچھ بھی) نہیں (اختیار تو درکنار ان کو تمہارے نفع و نقصان کی خبر تک بھی نہیں) اور اللہ ہی ہے جو (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا (اور با اختیار ہے) +

٣

قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) پوچھو کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) ہم (مسلمان) خدا کو چھوڑ کر اُن (جھوٹے معبودوں) کو (اپنی مدد کے لیئے) بلائیں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جب ہم کو اللہ سیدھا رستہ دکھا چکا تو کیا ہم اس کے بعد بھی اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں (اور ہماری وہ مثال ہو) جیسے کسی شخص کو بھتنے بہکا کر لیجائیں (اور وہ چاروں طرف جنگل بیابان) میں حیران (پریشان مارا مارا پڑا پھرے) اُسکے کچھ ساتھی ہیں (اور) وہ اُس کو سیدھے رستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آ (اے پیغمبر یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو کہ اللہ کا (بتایا ہوا) رستہ وہی سیدھا رستہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو (تو یہی) حکم ملا ہے کہ ہم اللہ رب العالمین کے فرمان بردار (بندے) ہو کر رہیں

ف١ عورتوں سے مراد ہیں بُت جس طرح ہمارے ملک کے ہندو دیویوں کو مانتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ لات و عزّی وغیرہ کو دیویاں سمجھ کر اُنکی پرستش کرتے تھے یہ کیسے حمق کی بات ہے کہ عورتوں کو جو مردوں سے بھی گئی گزری ہیں خدا مانا جائے ١٢

ف٢ ہم نے اس آیت کو اس خیال سے اس باب میں رکھا کہ عبادت سے مراد نماز ہے اور نماز میں ذ عاجزی ہوتی ہے اور اسی قسم کی چند آیتیں اور بھی آئندہ آتی ہیں ممکن ہے کہ کچھ آیتیں انتخاب سے رہ گئی ہوں لیکن جو انتخاب میں آگئی ہیں وہ بھی بہت ہیں ١٢

الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانعام ع ۹ پارہ ۷)	اور (اُسی نے ہم سے فرمادیا ہی کہ) نماز پڑھتے اور خُدا سے ڈرتے رہو اور وُہی (قادرِ مطلق) ہی جس کے حضور میں (تُم سب لوگ قیامت کے دن) حاضر لائے جاؤگے +
۴ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (یونس ع ۱۱ پلوا)	۴ اور (اے پیغمبر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے تو خدا کے ہاں سے یہی حکم ملا ہی کہ) خُدا کے سوا کِسی کو نہ پُکارنا کہ وہ تجھ کو نہ تو نفع ہی پُہنچا سکتا ہی اور نہ تجھ کو نقصان ہی پُہنچا سکتا ہی اور اگر تُو نے (ایسا) کیا تو اُس وقت تُو بھی ظالموں میں (شمار) ہوگا اور اگر خدا تُجھ کو کوئی تکلیف پُہنچائے تو اُس کے سوا کوئی اُس (تکلیف) کا دُور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کسی قسم کا فائدہ پُہنچانا چاہے تو کوئی اُس کے فضل کا روکنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پُہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہی +
۵ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ (هود ع ۹ پارہ ۱۲)	۵ تو (اے پیغمبر) جب تمھارے پروردگار کا حکم (عذاب قوم نوح اور عاد قوم ہود اور ثمود۔ قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب اور فرعون اور اُس کی قوم پر) آیا تو خدا کے سوا جن معبودوں کو وہ لوگ (وقت پڑی پر) پکارا کرتے تھے (اب) وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے بلکہ (اُلٹے) اور اُن کی تباہی کے باعث ہوئے کہ ان ہی کی پرستش کی وجہ سے اُن پر عذاب نازل ہوا)
۶ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	۶ (مصیبت پڑے پر) اُسی (خدا) کو (پکارنا) سچا پکارنا ہی اور جو لوگ اُس کے سوا (دوسرے معبودوں کو) پکارتے ہیں

مِن دُونِهٖ لَا يَسۡتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِينَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝ (رعد - ع ۲ - پارہ ۱۳) ۱۳	وہ اُن کی کچھ نہیں سُنتے مگر (ویسا ہی بے کار سُننا) جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (آپ سے آپ) اُس کے مُونہ میں (اُڑکر) آجائے حالانکہ وہ (کسی طرح) اُس (کے مُونہ) تک (اُڑکر) آنے والا نہیں اور کافروں کی دُعا تو یوں ہی بھٹکی (بھٹکی) پھرا کرتی ہے کوئی اُس کا سُننے والا نہیں +
۷ وَالَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُونَ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُونَ ۝ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُونَ اَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ۝ (نحل ع ۲ - پارہ ۱۴) ۱۶	۷ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو (یہ مشرک حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں (اُن کا حال یہ ہے کہ) وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود بنائے جاتے ہیں (یعنی لوگ اُن کو بناتے ہیں) مُردے ہیں جن میں جان نہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب (قیامت ہوگی اور مُردے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے (پھر یہ قیامت میں کیا کام آسکتے ہیں) +
۸ وَيَعۡبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَيۡـًٔا وَّلَا يَسۡتَطِيعُونَ ۝ (نحل ع ۱۰ - پارہ ۱۴)	۸ اور کافر خدا کے سوا اُن (معبودوں) کی پرستش کرتے ہیں جو آسمان و زمین سے اُن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (ایسے اختیار پر) دسترس پا سکتے ہیں +
۹ قُلِ ادۡعُوا الَّذِينَ زَعَمۡتُم مِّن دُونِهٖ فَلَا يَمۡلِكُونَ كَشۡفَ الضُّرِّ	۹ (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم (شریک خدائی) سمجھتے ہو (حاجت پڑے پر) اُن کو بُلا دیکھو تو (یہ تمہارے معبود) نہ تو تم سے تکلیف کو دور کرسکیں گے

عا

عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُولٰٓئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ
وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ
عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
مَحْذُورًا ۝ (بنی اسرآءیل ع ۶ - پارہ ۱۵) +

اور نہ اُس کو) بدل سکیں گے۔ یہ لوگ جن کو مشرکین
(حاجت روا سمجھ کر) بُلاتے ہیں اُن میں سے
جو دوسروں کی نسبت زیادہ مقرب ہیں وہ بھی
اپنے پروردگار (کی اور زیادہ قربت حاصل کرنے)
کے ذریعے تلاش کرتے رہتے اور اُس کی رحمت کی
اُمید رکھتے اور اُس کے عذاب سے ڈرتے رہتے
ہیں (اور واقع میں) تمہارے پروردگار کا عذاب
ڈرنے کی چیز ہی بھی ف

إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا
فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ
لِذِكْرِي ۝ (طٰہٰ ع ۱ پارہ ۱۶)

(خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی کرتے وقت
یہ بھی فرمایا کہ) ہمارے سوا کوئی معبود نہیں
تو ہماری ہی عبادت کیا کرو۔ اور ہماری
یاد کے لیئے نماز پڑھا کرو +

يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُ
وَمَا لَا يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ
الْبَعِيدُ ۝ يَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهُ

(کافر) خدا کے سوا اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی
کے لیئے) بُلاتا ہے جو نہ اُس کو نقصان ہی پہنچا
سکتی ہیں اور نہ اُس کو نفع ہی پہنچا سکتی ہیں
پرلے درجہ کی گمراہی یہی (کہلاتی) ہے اُن چیزوں
کو (اپنی حاجت روائی کے لیئے) بُلاتا ہے

ف یہ اُن لوگوں کا مذکور ہے جو پیغمبروں یا بزرگوں یا جنات یا فرشتوں کو کسی طرح پر شریکِ خدائی
بناتے تھے اُن کے قائل کرنے کو خدا نے فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو یہ خود اپنے لیئے خدا کی
رضاجوئی کے فکر میں پڑے اور اطاعت اور فرمانبرداری کے وسیلے ڈھونڈتے رہتے ہیں تو اِس
صورت میں اِن کو معبود بننے کی صلاحیت ہی نہیں ۱۲ +

Marfat.com

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ۝ (حج ع ۲ پارہ ۱۷)	جن کے فائدے سے اُن کا نقصان زیادہ قریب ہے ف۱ کچھ شک نہیں کہ ایسا کارساز بھی بُرا اور کچھ شک نہیں کہ ایسا رفیق بھی بُرا +
۱۲ مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ هَلْ یُذْهِبَنَّ كَیْدُهٗ مَا یَغِیْظُ ۝ (حج ع ۲ پارہ ۱۷) +	۱۲ جو شخص (حالتِ مایوسی میں خدا کی نسبت ایسا) گمان (بد) رکھتا ہو کہ خدا دنیا اور آخرت میں اُس کی مدد کرے ہی گا نہیں تو اُس کو چاہیئے کہ اوپر کی طرف کو ایک رسّی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی لگائے اور) پھر (زمین سے اپنا) قطع (تعلق) کرے (اور لٹک کر مر رہے) پھر دیکھے کہ آیا اُس کی (اِس) تدبیر سے (اُس کی) وہ شکایت جس کی وجہ سے ناخوش تھا رفع ہوئی یا نہیں ف۲ +
۱۳ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ	۱۳ لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جھوٹے معبودوں کی عبادت سو فائدہ تو کبھی کچھ ہوتا نہیں کیونکہ اُن کو فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں رہا نقصان وہ دنیا میں نہ بھی ہوا سہی تاہم مرتے کے ساتھ حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اِس کا وقت بھی کچھ دور نہیں موت سر پر کھڑی ہے ۱۲ +

ف۲ پہلے سے بُت پرستوں پر یہ اعتراض چلا آرہا ہے کہ یہ لوگ اپنی حاجت روائی کے لیئے بُتوں کو پکارتے ہیں اور وہ اُن کو نفع و نقصان کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے لیکن کوئی کٹ حجتی آدمی ایسی بدگمانی خدا کی شان میں بھی کر سکتا ہے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے۔ اِس کا جواب خدا یوں دیتا ہے کہ اُس بدگمان آدمی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے ارادے کو اپنے ارادے کا محکوم بنانا چاہتا ہے کہ جو وہ کہا کرے ہم کر دیا کریں لیکن یہ ہم کرنے والے نہیں اگرچہ معترض اپنے تئیں ہلاک ہی کیوں نہ کر ڈالے اگر ہم اپنے ارادے کو لوگوں کے ارادوں کا ماتحت کر دیں تو اِس کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو شریکِ خدائی بنا دیں یہ درخواست محال ہے باقی رہے بُت وہ تو بُرا بھلا کچھ کر ہی نہیں سکتے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن کسی مصلحت سے اور اپنی مرضی سے لوگوں کی خواہش کے مطابق بعض کام نہیں کرتے۔ بُت نہیں کرتے اِس واسطے کہ کر نہیں سکتے ہم نہیں کرتے اِس واسطے کہ کرنا نہیں چاہتے اور کیوں نہیں کرنا چاہتے یہ ہماری خوشی تمہارا ہم پر کچھ زور نہیں ۱۲ +

فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا
وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ
الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ
مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ○
مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ
اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ○ (حج[٢٢] ع ١٠ پارہ ١٧)

تو اُس کو کان لگا کر سنو کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اُس کے (پیدا کرنے کے) لیئے (سب کے سب) اکٹھے (ہی کیوں نہ) ہو جائیں اور اگر مکھی اُن سے کچھ چھین لے جائے تو اُس کو اُس سے چھڑا نہیں سکتے (کیسے) بودے ہیں یہ (بت) جو مکھی کے پیچھے پڑیں (اور اُس کو نہ پکڑ سکیں) اور (کیسی) بودی وہ (بیچاری مکھی) جس کا پیچھا کیا جائے (اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے) ف١ اِن لوگوں نے خدا کی جیسی قدر جاننی چاہیئے تھی جانی ہی نہیں (ورنہ) اللہ تو بڑا ازبردست (سب پر) غالب ہے +

[١٤] وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ
عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ○

(مؤمنون[٢٤] ع ٦ پارہ ١٨)

[١٤] اور جو شخص خدا کے سوا کسی اَور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لیئے) بلاتا ہے (اور) اُس کے پاس اِس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (تو ہے) نہیں تو بس اُس کے پروردگار ہی کے ہاں اُس کا حساب ہونا ہے (مگر معلوم رہے کہ) کافروں کو (کسی طرح) فلاح ہونے والی نہیں +

[١٥] وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا
لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ
الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ○

(فرقان[٢٥] ع ٥ پارہ ١٩)

[١٥] اور کافر خدا کے سوا (جھوٹے معبودوں) کو پوجتے ہیں جو نہ اُن کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ اُن کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر تو اپنے پروردگار (کی مخالفت) پر (ہمہ وقت) کمربستہ ہے +

ف١ ہم نے طالب بتوں کو اور مطلوب مکھی کو بنایا ہے اور دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بت پرست طالب ہوں اور بت مطلوب مطلب دونوں طرح ٹھیک بیٹھتا ہے ١٢ +

Marfat.com

١٦ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ

٢٥ (فرقان ع ٦ پارہ ١٩)

١٦ اور (خدائے رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں) جو (اور اعمال صالحہ کے علاوہ) خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (ناروا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں +

١٧ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ
فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ع

٢٦ (شعراء ع ١١ پارہ ١٩)

١٧ تو (اے پیغمبر) تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنے لگنا ورنہ (اور مشرکوں کی طرح) تم بھی مبتلائے عذاب ہو جاؤ گے +

١٨ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ۘ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ۝ ٢٨ (قصص ع ٩ پارہ ٢٠ +)

وقف لازم

١٨ اور (اے پیغمبر) نہ (کبھی) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارنا (کیونکہ) اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے +

١٩ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ
الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا

١٩ (مشرکو!) تم تو خدا کے سوا بس بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی جھوٹی باتیں (دل سے) بناتے ہو خدا کے سوا جن (معبودوں) کی تم (لوگ) پرستش کرتے ہو تمہیں روزی دینے کا تو (ذرا سا بھی) اختیار نہیں رکھتے تو روزی (بھی) خدا ہی سے مانگو۔

Marfat.com

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ۲۹ (عنکبوت - ع ۲ - پارہ ۲۰)	اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی (کی نعمتوں) کا شکر بجالاؤ (کیونکہ) تم کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے +
۳۰ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ ۳۴ (سبا - ع ۳ - پارہ ۲۲)	۳۰ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ خدا کے سوا جن (فرشتوں) کو تم (ایک طرح پر خدائی میں کچھ دخیل) سمجھتے ہو اُن کو بلاؤ (اور تحقیق کرو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ) نہ تو آسمانوں ہی میں ذرہ بھر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا اور نہ ان میں سے خدا کا کوئی مددگار +
۳۱ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ	۳۱ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم (لوگ) پکارتے ہو ذرا سا بھی تو اختیار نہیں رکھتے تم اُن کو (کتنا ہی) بلاؤ (اوّل) تو وہ تمہارے بلانے کو سنیں گے نہیں اور (بالفرض سنیں بھی) تو تمہاری فریاد رسی نہ کر سکیں اور (تم جو ان کو شریک خدائی بنا رہے ہو) قیامت کے دن (یہی) تمہارے شرک سے منکر ہو جائیں گے اور (اے مخاطب خدا جو ہر چیز کی حقیقت سے واقف) (ہے ان شریکوں کی بے حقیقتی اُس) جیسا تو تم کو کوئی

خَبِيْرٌ ۝ (فاطر ع ۴ پارہ ۲۲ +) [۳۵]

بتانے کا نہیں +

۲۲ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ
مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ
لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ
مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ع

(فاطر ع ۵ - پارہ ۲۲) [۳۵]

۲۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تمہیں اپنے (ان) شریکوں (کے حال) کی (بھی کچھ) خبر ہے جن کو تم خدا کے سوا (پڑے) بلایا کرتے ہو (ذرا ایک نظر) مجکو (بھی تو) دکھاؤ اُنھوں نے کونسی زمین بنائی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کا (کچھ) ساجھا ہے یا ہم نے ان (مشرکوں) کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اُسکی سند رکھتے ہیں (ان میں سے کوئی سی بات بھی نہیں) بلکہ (یہ) ظالم جو ایک دوسرے سے وعدے کرتے ہیں بس (نری) دھوکے کی ٹٹیاں ہیں ف۱

۲۳ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا
لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (یس ع ۲ - پارہ ۲۳) [۳۶]

۲۳ اور (وہ شخص جو حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں پر ایمان لایا تھا بولا کہ) مجھے کیا (جنون) ہے کہ جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے اُسی کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم (سب) کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا اُس کے سوا دوسروں کو معبود مان لوں اگر (خدائے) رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو اُن کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ یہ مجکو (اُس مصیبت) سے چھڑا سکیں (اگر) ایسا کروں تو بس میں صریح گمراہی میں جا پڑا +

ف۱ وعدوں سے مُراد وہ اُمیدیں ہیں جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دُنیاوی کامیابیوں کی نسبت مشرکین ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہیں مگر واقع میں یہ سب شیطانی دھوکے ہیں اس واسطے کہ جن کو شریک خدا ٹھیرایا جاتا ہے وہ بے اختیار محض ہیں ۱۲

Marfat.com

۲۴ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ
هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ
قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (زمر ۳۹ ع ۴ پارہ ۲۴ +)

۲۴ اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (لوگوں) سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور (یہی) کہیں گے کہ خدا نے۔ (اب تم ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے کیا یہ (معبود) اُس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا خدا مجھ پر (اپنا) فضل کرنا چاہے کیا یہ (معبود) اُس کے فضل کو روک سکتے ہیں (اے پیغمبر تم) کہو کہ مجھے تو خدا بس کرتا ہے (اور) بھروسا رکھنے والے اُسی پر بھروسا رکھا کرتے ہیں +

۲۵ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ
قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا
وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
(زمر ۳۹ ع ۵ - پارہ ۲۴)

۲۵ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) سفارشی ٹھیرا رکھے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگرچہ (تمہارے یہ سفارشی) کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کچھ) عقل (و شعور) رکھتے ہوں (کیا اس صورت میں بھی تم ان کو اپنا سفارشی ہی مانے جاؤ گے اور ان لوگوں سے) کہو کہ سفارش تو ساری خدا ہی کے اختیار میں ہے آسمان و زمین میں اُسی کی حکومت ہے پھر تم (لوگوں) کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے +

۲۶ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

۲۶ اور اللہ تو ٹھیک (ٹھیک) حکم دیتا ہے اور اُس کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ

Marfat.com

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (مؤمن ۲۰ - ع ۲ - پارہ ۲۴)	پکارتے ہیں وہ تو (ٹھیک ٹھیک) کسی طرح کا بھی حکم نہیں دے سکتے بے شک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے +
۲۷ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (مؤمن ۶۶ - ع ۷ - پارہ ۲۴)	۲۷ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے (صاف اور واضح) دلیلیں آچکی ہیں تو مجھ کو اُن (معبودوں) کی پرستش کی مناہی ہے جن کو تم (لوگ) خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھ کو حکم ہوا کہ اللہ رب العالمین کا فرمانبردار ہو کر رہوں +
۲۸ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (زخرف ۸۶ - ع ۷ - پارہ ۲۵)	۲۸ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو سفارش (تک) کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے ہاں جو لوگ صدق دل سے حق (بات یعنی کلمۂ توحید) کے قائل ہیں (البتہ اُن کی سفارش فرشتے وغیرہ کریں گے) +
۲۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۲۹ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ایک نظر مجھ کو تو دکھاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کا ساجھا ہے

135363

ائْتُونِي بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ أَوْ أَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ أَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

(احقاف ع ۱ - پارہ ۲۶) ۴۶

اپنے دعوی میں سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت میرے سامنے پیش کرو اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خدا کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے جو روز قیامت تک اُس کو جواب (تک) نہ دے سکیں اور (جواب دینا تو درکنار) اُن کو (تو) اُن کی دُعا (تک) کی (بھی) خبر نہیں اور جب (قیامت کے دن) لوگ (حساب کے لیئے) جمع کیئے جائیں گے تو یہ (معبود اُلٹے) اُن کے دشمن ہو جائیں گے اور اُن کی پرستش سے اِنکار کریں گے (سوا لگ) +

۳۰ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

(احقاف ع ۴ - پارہ ۲۶) ۴۶

۳۰ تو خدا کے سوا جن چیزوں کو اِن کافروں نے تقرّب (خدا حاصل کرنے) کے لیئے اپنا معبو بنا رکھا تھا (اگر اُن کو قدرت تھی تو) اُنہوں نے (نزول عذاب کے وقت) اُن کی کیوں نہ مدد کی (مدد کرنا تو درکنار) بلکہ (اُلٹے وقت پر) اِن کی نظر سے غائب غلا ہو گئے اور اِن کے جھوٹ اور اِن کے بُہتان بندیوں کی یہ حقیقت تھی (جواب ظاہر ہوئی) +

۳۱ وَأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا

۳۱ اور (جنّات نے پیغمبر صاحب کو قرآن پڑھتے سنا تو اپنے لوگوں سے واپس جا کر منجملہ اور باتوں کے یہ بھی کہا کہ) مسجدیں تو خدا ہی (کی عبادت) کے لیئے ہیں تو

مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ۝ (جن ۱- پارہ ۲۹ +)

(بھائیو! اِن میں) خدا کے ساتھ کسی (اَور) کو نہ پُکارو +

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ
دِیْنِ ۝ (کٰفرون ع ۱- پارہ ۳۰ +)

(اے پیغمبر اِن کافروں سے) کہو کہ اے کافرو! نہ (تو اِس وقت) میں (تمھارے) اُن (معبودوں) کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو اور جس (خدا) کی میں پرستش کرتا ہوں تم (بھی اِس وقت) اُس کی پرستش نہیں کرتے اور (آیندہ بھی) نہ (تو) میں (تمھارے) اُن (معبودوں) کی پرستش کرونگا جن کی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم (ہی سے توقع ہے کہ) اُس (خدا) کی پرستش کروگے جس کی میں پرستش کرتا ہوں (تو میرا تمھارا میل کیا) تم کو تمھارا دین اور مجھ کو میرا دین ف +

تیسرا باب

حکم دعا اور وعدۂ قبول دعا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ
اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِ
کُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰی بَارِئِکُمْ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے (کی پرستش) کے اختیار کرنے سے اپنے اوپر (بڑا ہی) ظلم کیا تو (اب) اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو

ف کافروں نے دیکھا کہ اسلام بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو عاجز آکر پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ آؤ ہم تم باری باندھ لیں ایک سال ہم تمھارے خدا کی پرستش کر لیا کریں ایک سال تم ہمارے بُتوں کی پرستش کر لیا کرنا اُس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی کہ ہم میں اور تم میں نہ تو ابھی موافقت ہے اور نہ آیندہ ہو سکتی ہے- توحید اور شرک کیسے جمع ہو سکتے ہیں تو یہ تمھاری درخواست محض بیہودہ درخواست ہے ۱۲ +

Marfat.com

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (بقرۃ ع ۶ پارہ ۱+)	اور (وہ یہ ہی کہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں سے) اپنے تئیں ہلاک کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہی اُس کے نزدیک تمھارے حق میں یہی بہتر ہی۔ پھر (جب تُمھاری طرف سے تعمیل حکم کی آمادگی ظاہر ہوئی تو) خدا نے تمھاری توبہ قبول کرلی بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۔
۲ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا	۲ اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (تم کو اجازت دی کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور اس میں جہاں چاہو بافراغت کھاؤ (پیو) اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور (مونہ سے) حِطَّةٌ کہتے جانا تو ہم تُمھاری خطائیں معاف کردیں گے اور جو (ہمارا) حکم اچھی طرح بجا لائیں گے اُن کو اور بڑے (ثواب) دیں گے (سوالگ) تو جو لوگ (اُن میں) شریر تھے دعائے (استغفار) جو اُن کو بتائی گئی تھی اُس کو بدل کر دوسری (بات) بولنے لگے تو

ف حضرت موسیٰؑ کو خدا تعالیٰ نے تورات دینے کے لیئے کوہ طور پر بلوا بھیجا تھا کہ ایک مہینے پہاڑ پر آکر ہو پھر خدا نے ایک مہینے کا ایک چلہ کر دیا شاید یہ چلہ اُس طرح کا ہو جیسے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی سے پہلے غار حرا میں اکیلے بیٹھکر یاد الٰہی کیا کرتے تھے بہرکیف موسیٰؑ جاتے وقت اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بنا گئے تھے بنی اسرائیل نے ہارون کی ایک نہ سُنی اور سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی ایک مورت بنا کر لگے پُوجنے موسیٰؑ نے واپس آکر یہ حال دیکھا اور سخت برہم ہوئے اور خدا کے حکم سے گوسالہ پرستی کا کفارہ یہ تجویز کیا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں چنانچہ کچھ لوگ اس طرح پر قتل ہوئے بھی لیکن موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں زارنالی کی اور بقیۃ السیف کا کفارہ معاف کرایا ۱۲ +

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

(بقرۃ ۲ - ع ۶ - پارہ ۱)

ہم نے اُن شریروں پر اُن کی نافرمانی کی سزا میں آسمان سے عذاب نازل کیا ف۱

۳

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(بقرۃ ۲ - ع ۲۳ - پارہ ۲)

اور (اے پیغمبر) جب ہمارے بندے تُم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (اُن کو سمجھادو کہ) ہم (اُن کے) پاس ہیں جب کبھی کوئی ہم سے دُعا کرے تو ہم (ہر ایک دُعا کرنے والے کی دُعا کو (سُننے اور مناسب ہوتا ہی تو قبول (بھی) کر لیتے ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ ہمارا حکم (بھی) مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تا کہ وہ سیدھے رستے لگ لیں ف۲

۴

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

(اے پیغمبر) تُم (تو یہ) دُعا مانگو کہ اے خدا سارے ملک کے مالک تو (ہی)

ف۱ حضرت مُوسیٰ کی حیات میں تو بنی اسرائیل کو ملک شام کی سرحد میں داخل ہونا نصیب ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ حضرت مُوسیٰ بنی اسرائیل کی اُسی سرگردانی کی حالت میں وفات پا گئے اُن کے بعد پیغمبر ہوئے حضرت یُوشع بن نُون وہ بنی اسرائیل کو فتح شام کے وعدے یاد دلا کر قومِ عمالقہ سے جہاد کرنے پر آمادہ کرتے رہتے تھے چنانچہ بنی اسرائیل نے علاقہ کنعان کے چند شہر فتح بھی کیئے مگر بنی اسرائیل پر یہ شامت سوار تھی کہ وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتے تھے تھوڑی سی فتح ہونے پر اپنی معمولی شرارتیں کرنے لگتے حکم تھا کہ جب پہلا شہر فتح کرو تو اُس میں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے اور استغفار پڑھتے ہوئے داخل ہونا جس سے شکر گزاری اور احسان مندی ظاہر ہو چنانچہ پہلا شہر جو اُنہوں نے فتح کیا اریحا تھا اُس میں داخل ہونے لگے تو سجدہ کی جگہ بچوں کی طرح گھٹنیوں چلنے اور استغفار کے لیئے اُن کو لفظ حِطّۃ بتایا گیا تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ گناہ دُور ہوں اُس کے بدلے حِنطۃ کہنے لگے جس کے معنی ہیں گیہوں غرض حکم خدا کا استخفاف کیا اِس کی یہ سزا ہوئی کہ وبا پھیلی اور فتح کیا ہوا ملک پھر ہاتھ سے نکل گیا ۱۲ ف۲ عرب کے لوگ سیدھے سادے اَن پڑھ تو تھے ہی اور خدا کے بارے میں اُن کو نئے نئے خیالات تعلیم کیئے جاتے تھے بعض کو یہ واہمہ گزرا کہ خدا کی بڑی اُونچی شان ہے تو چلا چلا کر اُس سے دُعائیں مانگیں اِس آیت میں اُن کے وہم کو دُور کر دیا ۱۲

Marfat.com

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْـحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(اٰل عمران ع ۳ - پارہ ۳)

جس کو چاہے سلطنت دے اور تُو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تُو (ہی) جسے چاہے عزت دے اور تُو (ہی) جسے چاہے ذلت دے ہر طرح کی (خیر و) خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہو بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے تُو (ہی) رات کو (گھٹا کر) دن میں شامل کر دے اور تُو (ہی) دن کو گھٹا کر رات میں شامل کر دے اور تُو (ہی) بے جان سے جان دار نکالے اور تُو (ہی) جان دار سے بے جان نکالے اور تُو (ہی) جس کو چاہے بے حساب روزی دے (تو اپنے فضل سے مسلمانوں کو ملک داری اور دُنیاوی عزت سے بھی حصہ دے) ف

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

یہ (ہیں راندۂ درگاہِ الٰہی اور) ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور (دُنیا جہان کے) لوگوں کی سب کی پھٹکار کہ اُسی (پھٹکار) میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

ف بے جان سے جان دار نکالنے کی مثال ہے انڈا کہ وہ خود بے جان ہے اور اُس سے جان دار بچہ پیدا ہوتا ہے اور جان دار سے بے جان نکالنے کی مثال مُرغی کہ اُس سے انڈا پیدا ہوتا ہے اور اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اس وقت تو مسلمانوں میں جان نہیں اب ان سے آگے کو نسل چلے جیتی جاگتی چلتی پھرتی اور علیٰ ہذا القیاس رات اور دن میں کفر و اسلام کی طرف اشارہ ہے کافروں کی عمل داری کو رات فرمایا کہ اُن کا عمل ارتجا بے انصافی کا اندھیرا کرتا تھا اور اسلام کی عمل داری میں حُسنِ انتظام کا چاندنا تھا اس سے اُس کو دن سے تشبیہ دی ۱۲

Marfat.com

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (اٰل عمران ع ۹ - پارہ ۳)	نہ تو اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مُہلت ہی دی جائے گی - مگر جن لوگوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	مسلمانو! سُود (در سُود) نہ کھاؤ (کہ اصل میں مِل مِل کر) دُگنا چوگنا ہوتا چلا جائے) اور اللہ سے ڈرو عجب نہیں (آخرت میں) تُم فلاح پاؤ ف اور دوزخ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو جو کافروں کے لیے تیار ہے- اور اللہ اور رسُول کا حکم مانو عجب نہیں تُم پر رحم کیا جائے - اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنّت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہی) جیسے زمین و آسمان (کا پھیلاؤ - سبحی سچائی) اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے

ف اگرچہ سُود مطلق حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ سُود در سُود بھی لیتے تھے اور آج بھی لیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اس لیے اس کو الگ منع فرمایا ۱۲

Marfat.com

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ
الضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠
وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

(آل عمران ۳ ع ۱۴ - پارہ ۴)

جو خوش حالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کے نام) خرچ کرتے اور غصّے کو روکتے اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

اور وہ لوگ ایسے (نیک دل) ہیں کہ (بتقاضائے بشریت) جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا (کوئی اور بے جا بات کرکے) اپنا (یعنی اپنے دین کا کچھ) نقصان کر لیتے ہیں تو خدا کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور خدا کے سوا (بندوں کے گناہ) کا معاف کرنے والا (اور) ہی ہی کون؟ اور جو بے جا بات کر بیٹھتے ہیں تو دیدہ و دانستہ اُس پر اصرار نہیں کرتے۔

یہی لوگ ہیں جن کا بدلا اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور (مغفرت کے علاوہ بہشت کے) باغ جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (کہ وہ اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور (نیک) کام کرنے والوں کے بھی (کیسے) اچھے اجر ہیں۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

تو (اے پیغمبر یہ بھی) اللہ کا بڑا ہی فضل ہوا کہ تم اِن (دودے مسلمانوں) کو نرم دل (سردار) ملے ہو اور اگر (خدا نخواستہ) تم مزاج کے اکھڑ (اور) سنگدل ہوتے

لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○

(آلِ عمران - ع ١٧ - پارہ ۴)

تو یہ لوگ (کبھی کے) تمھارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے (تو تم اپنی جبلی عادت کیوں چھوڑو اِس جنگِ اُحد کے معاملہ میں بھی) اِن کے قصور معاف کرو اور (خدا سے بھی) اِن کے گناہوں کی مغفرت چاہو اور معاملات (صلح و جنگ) میں (بدستورِ سابق) اِن کو شریکِ مشورہ کر لیا کرو پھر (مشورے کے بعد) تمھارے دِل میں ایک بات ٹھن جائے تو (بے تامّل اُس کو کر گزرو مگر) بھروسہ خدا ہی پر رکھنا جو لوگ (خدا پر) بھروسہ رکھتے ہیں خدا اُن کو دوست رکھتا ہے +

٨ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ○ (نساء - ع ١١ - پارہ ٥)

اور (مسلمانو!) جب تم کو کسی طرح پر سلام ف کیا جائے تو تم اُس (کے جواب میں) اُس سے بہتر (طور پر) سلام کرو یا (کم سے کم) ویسا ہی جواب دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (جیسا کروگے تم کو ویسا اجر دے گا) +

٩ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (نساء - ع ١٦ - پارہ ٥)

اور (اے پیغمبر) اللہ سے بھول چوک کی معافی چاہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے +

١٠ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (نساء - ع ١٦ - پارہ ٥) +

اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (جھوٹی قسم وغیرہ سے آپ) اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے (اپنا گناہ) بخشوائے تو پائے گا کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے +

ف چونکہ سلام بھی دعائے سلامتی ہے اِس لیے اِس آیت کو اِس باب میں داخل کیا گیا ١٢ +

Marfat.com

۱۱
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ نساء ع ۹ پارہ ۵+

۱۱ اور جو رسول ہم نے بھیجا اُس کے بھیجنے سے ہمارا
مقصود (ہمیشہ) یہی رہا ہو کہ اللہ کے (یعنی ہمارے)
حکم سے اُس کا کہا مانا جائے اور (اے پیغمبر) جب
ان لوگوں نے (تمھاری نافرمانی کرکے) اپنے اُوپر
آپ ظلم کیا تھا اگر (اُس وقت یہ لوگ تمھارے
پاس آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسُول
(یعنی تُم بھی) اُن کے لیئے معافی چاہتے تو
(یہ لوگ) دیکھہ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول
کرنے والا مہربان ہو ف +

۱۲
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ
لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ
اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ

۱۲ کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے
کے درجے میں ہونگے اور (اے پیغمبر وہاں)
تُم کسی کو بھی اُن کا مددگار نہ پاؤ گے - مگر
(ان میں سے) جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی
حالت درست کرلی اور اللہ کا سہارا پکڑا
اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کرلیا
تو یہ لوگ مُسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں)
ہوں گے - اور

ف ایک یہودی اور ایک منافق مسلمان میں جھگڑا ہوا چونکہ پیغمبر صاحب کی دیانت اور امانت کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے اور یہودی برسرِ حق تھا اُس نے منافق مُسلمان سے کہا کہ چلو تمھارے ہی پیغمبر صاحب جو فیصلہ کردیں مجھکو منظور ہو اور منافق تھا برسرِ ناحق وہ کعب بن اشرف یہودی کی طرف کھینچتا تھا آخر پیغمبر صاحب نے یہودی کے حق میں فیصلہ کیا منافق نے حضرت عمرؓ پاس جا مرافعہ کیا حضرت عمرؓ کو جب پیغمبر صاحب کے فیصلے کا حال معلوم ہوا تو منافق کو قتل کردیا اور اُس کے وارثوں کو دیت بھردی یہ آیت اسی معاملے کے متعلق ہو ۱۲ +

Marfat.com

يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (نساء ع ۲۱ پارہ ۵)	اللہ مسلمانوں کو (آخرت میں) بڑے اجر دے گا +
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (المآئدۃ ع ۵ - پارہ ۶)	جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے اور فساد (پھیلانے) کی غرض سے مُلک میں دَوڑے دَوڑے پھرتے ہیں اُن کی سزا تو بس یہی ہو کہ (ڈھونڈ ڈھونڈ کر) قتل کر دیئے جائیں یا اُن کو سُولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں اُلٹے (سیدھے) کاٹ دیئے جائیں ف یا اُن کو دیس نکالا دیا جائے۔ یہ تو دُنیا میں اُن کی رُسوائی ہوئی اور (اس کے علاوہ) آخرت میں اُن کے لیئے بڑا عذاب (تیار) ہو مگر جو لوگ اِس سے پہلے کہ تُم مسلمان اُن پر قابو پاؤ توبہ کرلیں تو (اُن کے حال سے تعرّض نہ کرو اور) جانے رہو کہ اللہ (لوگوں کے قصور) معاف کرنے والا مہربان ہی +

ف مثلاً داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کہ سارا دھڑ بے کار ہو جائے +

۱۴ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا
أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا
مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ
وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(مائدہ - ع ۶ - سپارہ ۶)

۱۴ اور مرد چوری کرے تو اور عورت چوری کرے
تو اُن کے (اس) کرتوت کے بدلے میں (بلا
امتیاز) دونوں کے (دہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو
(یہ) تعزیر اُن کے حق میں خدا (کی طرف) سے
(قرار پائی) ہے اور اللہ زبردست اور (انتظامی
مصلحتوں سے) واقف ہے ف۱
تو جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کرے -

اور (اپنی عادت) سنوار لے تو اللہ اُس کی توبہ
قبول کر لیتا ہے (کیونکہ) اللہ (بندوں کے گناہ)
بخشنے والا مہربان ہے +

۱۵ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(مائدہ - ع ۱۰ - پارہ ۶)

۱۵ تو کیا (اتنے سمجھانے پر بھی) خدا کے آگے توبہ
اور استغفار نہیں کرتے حالانکہ اللہ (تو بڑا)
بخشنے والا مہربان ہے +

۱۶ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا

۱۶ اور (اے پیغمبر) جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان
لاتے ہیں جب تمہارے پاس آیا کریں تو
(تم اُن کی دلدہی کرو اور) کہو کہ (خدا کی
طرف سے) تم کو سلامتی (کی خوشخبری) ہے
(اور) تمہارے پروردگار نے (بندوں پر)
مہربانی کرنا (از خود) اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ جو
کوئی تم میں سے نادانستہ

ف۱ دہنے ہاتھ کی قید جو ہم نے بڑھائی ہے وہ احادیث سے لی ہے ۱۲ +

Marfat.com

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الانعام ع ۶ پارہ ۷)

کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اُس کے پیچھے توبہ اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلے تو (خدا اُس کو بخش دے گا کیونکہ) وہ بخشنے والا مہربان ہے +

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (اعراف ع ۷ پارہ ۸)

(لوگو!) اپنے پروردگار سے گڑگڑا گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعا کرتے رہو (کیونکہ) وہ (حد عبودیت سے) باہر قدم رکھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف اور (انتظام) ملک کے درست ہوئے پیچھے اُس میں فساد نہ پھیلاؤ اور (عذاب کے) ڈر سے اور (فضل کی) اُمید پر خدا سے دعائیں مانگتے رہو (کیونکہ) خدا کی رحمت خلوص رکھنے والوں سے (بہت ہی) قریب ہی +

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اعراف ع ۱۹ - پارہ ۹)

اور جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوئے پھر اُس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک (اے موسیٰ) تمہارا پروردگار توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہی +

ف یعنی بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل وکرم کا محتاج ہی اور اگر اپنی احتیاج کو خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضایقہ کرتا ہی تو اُس سے ایک طرح کا استغنا پایا جاتا ہی جو منافی عبودیت ہی اور ایک وجہ رضا وتسلیم کا ہی وہ علیحدہ ہی ۱۲ +

Marfat.com

۱۹ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (اعراف ع ۲۲ پارہ ۹ +)	۱۹ اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں تو (لوگو!) اُس کے نام لے کر اُس کو (جس نام سے چاہو) پکارو اور جو لوگ اُس کے ناموں میں کفر کرتے ہیں اُن کو (اُنہی کے حال پر چھوڑ دو کوئی دِن جاتا ہے کہ وہ اپنے کیے کا بدلا پالیں گے ف
۲۰ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (التوبۃ ع ۱۳ پارہ ۱۱ +)	۲۰ کیا اِن لوگوں کو اِس کی خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور وہی خیرات (کا مال) لیتا اور یہ کہ اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی +
۲۱ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ	۲۱ اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال (اِس وعدے پر) خرید لیے ہیں کہ اُن کے بدلے اُن کو جنّت (دے گا یہ لوگ جان و مال کی پروا نہ کرکے) اللہ کے رستے میں لڑتے ہیں اور (لڑتے ہیں) تو (دشمنوں کو) مارتے اور (آپ بھی) مارے جاتے ہیں یہ خدا کا پکّا وعدہ ہی جس کا پورا کرنا اُس نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہی (اور یہ وعدہ) توراتہ اور

ف ناموں میں کفر کرنے کے بہت پیرائے ہیں از اں جملہ جو بدنصیبی سے مسلمانوں میں بھی بکثرت شائع ہی یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو اُن صفتوں سے پکارا جائے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے مشکل کشا، دستگیر، اَن داتا، شہنشاہ وغیرہ اور شاید غریب پرور بھی ۱۲ +

الانجیل والقرآن ومن اوفی بعهده من الله فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذلک هو الفوز العظیم ○

انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا موجود ہے) اور خدا سے بڑھکر اپنے قول کا پورا اور کون ہو سکتا ہے؟ تو (مسلمانو!) اپنے (اس) سودے کی جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ اور (یہ معاملہ جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے اس میں تمھاری) بڑی کامیابی ہے (یہی لوگ ہیں جن میں یہ ذیل کی صفتیں ہیں)

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنین ○

(التوبة ع ١٤ پاره ١١)

توبہ کرنے والے عبادت گزار خدا کی (حمد و) ثنا کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے (لوگوں کو) نیک کام کی صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور (اللہ نے جو حد) باندھ دی ہیں ان کے نگاہ رکھنے والے اور (اے پیغمبر ایسے) مسلمانوں کو خوشخبریاں سنا دو۔

الر کتٰب احکمت آیٰته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر ○ الا تعبدوا الا الله اننی لکم منه نذیر وبشیر ○ وان استغفروا

الر (یہ قرآن ایسی) کتاب ہے کہ حکمت والے باخبر خدا (کی طرف) سے اس کے مضامین (دلائل و براہین سے بخوبی) ثابت و مستحکم کردیے گئے ہیں (اور) پھر (وہ مضامین) خوب تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں (اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ) (لوگو!) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں اسی کی طرف سے تم کو (اس کے عذاب سے) ڈراتا اور (اس کی خوشنودی کی) خوش خبری سناتا ہوں اور (نیز) یہ کہ اپنے پروردگار سے

Marfat.com

135363

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خدا کے نیک بندے نماز روزے کے علاوہ اپنا کچھ وقت اوراد و وظائف میں بھی صرف کرتے رہتے ہیں سب سے بہتر وظیفہ قرآن کی تلاوت ہی جس سے جتنی بن پڑے بشرطیکہ فہم مطلب کے ساتھ ہو +

جس کو عربی نہیں آتی فہم مطلب کے لیئے ترجمے کا محتاج ہی۔ ترجمے سے عربی تو نہیں آنے کی مگر مُزاولت سے ایک مُدّت میں جاکر عربی کے ساتھ ایک طرح کی مُناسبت پیدا ہو جائے گی اور اس زمانہ میں یہ بھی غنیمت ہی +

فیل[1] اور فمی بشوق کے لیئے تو بڑا وقت چاہیئے لوگوں کو دنیا کے کار و بار سے اتنی فرصت

[1] فیل اور فمی بشوق جو یہ کلمات بامعنی بنا رکھے ہیں ان میں کا ہر ایک حرف قرآن کی کسی سورت کے نام پر دلالت کرتا ہی تو فیل کے یہ معنی ہوئے کہ سورۂ فاتحہ یعنی پارۂ الٓمٓ سے لیکر سورۂ یونس پارہ یعتذرون کے ربع تک پہلی منزل اور سورۂ یونس پارۂ یعتذرون کے ربع سے سورۂ لقمان پارۂ اتل ما اوحی کے نصف تک دُوسری منزل اور سورۂ لقمان پارۂ اتل ما اوحی کے نصف سے آخر تک تیسری منزل یوں تین دن میں قرآن ختم ہو گیا اور ان منزلوں کا نام منازلِ فیل۔ اسی طرح فمی بشوق کا یہ مطلب ہی کہ فاتحہ یعنی پارۂ الٓمٓ سے لیکر مائدہ پارۂ لایحب اللہ کے ربع تک۔ مائدہ سے یونس پارۂ یعتذرون کے ربع تک یونس سے بنی اسرائیل پارہ سبحٰن الذی کے شروع تک۔ بنی اسرائیل سے شعرا پارۂ وقال الذین کے ربع تک۔ شعرا سے والصافات پارۂ ومالی لا اعبد کے ربع تک۔ والصافات سے قٓ پارہ حٰمٓ کے ثلث تک۔ قٓ سے آخر تک۔ ساتوں منزلیں ہو گئیں غرض کہ جو شخص قرآن کی منازل تین روز میں طے کرنا چاہتا ہی اُسے فیل کی منزلیں طے کرنی ہونگی اور جو شخص سات روز میں طے کرنا چاہتا ہو اُسے فمی بشوق کی منزلیں طے کرنی ہوں گی۔ فیل کے معنی ہاتھی ہیں۔ اور فمی بشوق کے معنی ہیں میرا منہ شوق میں +

Marfat.com

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ (هود ع ۱ پاره ۱۱+)

(پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو (پھر آگے کو) اُس کی جناب میں توبہ کرو (ایسا کرو گے) تو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک (دنیا میں) اچھی طرح رسائے بسائے رکھے گا اور جس نے (قدر واجب سے) زیادہ کیا ہو اُس کو اُس کا زیادہ (ثواب) دے گا اور اگر (اُس کے ارشاد سے) مونہ موڑو گے تو مجھ کو تمھاری نسبت بڑے (سخت) دن (یعنی قیامت) کے عذاب کا (بڑا ہی) اندیشہ ہے +

۲۳

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ (هود ع ۵ پاره ۱۲+)

۲۳ اور عاد کی طرف ہم نے اُن ہی کے (ہم قوم) بھائی ہود کو (پیغمبر بناکر) بھیجا اُنھوں نے (اپنی قوم کے لوگوں کو) سمجھایا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں (اور خدا کے ساتھ جو تم شریک کرتے ہو تو یہ) تم نری بہتان بندیاں کرتے ہو۔ بھائیو! اس (سمجھانے) کے عوض میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں میری مزدوری تو اُسی کے ذمّے ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور بھائیو! اپنے پروردگار سے اپنے (پچھلے قصوروں کی) معافی مانگو پھر (آگے کو) اُس کی جناب میں توبہ کرو کہ وہ تم پر (اس کے صلے میں) خوب برستے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمھارے بل بوتے (میں برکت دے کر اُس) کو اور بڑھا دے گا اور سرکشی کرکے (اُس سے) انحراف نہ کرو +

Marfat.com

۲۴

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا قَالَ
يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ
إِلَٰهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ
ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا
فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ
إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ○

(هود ۱۱ - ع ۶ پاره ۱۲)

۲۴ اور ثمود کی طرف ہم نے اُن کے (ہم قوم) بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو اُنھوں نے (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اُسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے بنا کھڑا کیا اور تم کو اُس میں بسایا تو اُسی سے (پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی) سُنتا اور (دُعا) قبول کرتا ہے+

۲۵

وَٱسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا
إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ○

(هود ۱۱ - ع ۸ - پاره ۱۲)

۲۵ اور شعیب نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے گناہوں کی) معافی چاہو پھر (آئندہ کے لیے) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک میرا پروردگار مہربان (اور) بڑا محبت کرنے والا ہے+

۲۶

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ
بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ○

(نحل ۱۶ - ع ۱۳ - پاره ۱۴)

۲۶ تو (اے پیغمبر) جب تُم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو+

۲۷

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِى نُفُوسِكُمْ إِن
تَكُونُوا صَٰلِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ

۲۷ (لوگو!) تمھارے دل کی بات کو تمھارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادت مند ہو (اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگزاشت بھی ہو گئی ہو) تو وہ تم کو معاف کر دے گا کیونکہ وہ

Marfat.com

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○ (بنی اسرآءیل ع ٣ - پارہ ١٥)	توبہ کرنے والوں (کی خطاؤں) کا بخشنے والا ہے +
٢٨ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○ (بنی اسرآءیل ع ٩ پارہ ١٥)	٢٨ اور (ای پیغمبر) دعا مانگا کرو کہ ای میرے پروردگار (آخر تو مجھ کو مکہ چھوڑ کر کسی جگہ جا کر رہنا ہی تو جہاں) مجھ کو (پہنچائے خیریت سے) اچھی جگہ پہنچائیو اور (جب مجھ کو کافروں کے نرغے سے نکالے تو خیر سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنی جناب سے مجھ کو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو +
٢٩ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ○ (کہف ع ٨ پارہ ١٥)	٢٩ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی تو (اب) ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے ان کو اس کے سوا اور کون امر مانع ہو سکتا تھا کہ اگلے لوگوں کا سا ماجرا ان کو بھی پیش آ جائے یا (ہمارا) عذاب ان کے سامنے آ موجود ہو +
٣٠ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○ (طٰہٰ ع ٦ - پارہ ١٦)	٣٠ اور (ای پیغمبر) تمہاری طرف جو قرآن وحی کیا جاتا ہے وحی کے تمام ہونے سے پہلے قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو کہ ای میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب کر +

Marfat.com

٣١

وَقُلْ رَّبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا
وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ○

٢٣
(مؤمنون ع ٢ پارہ ١٨)

٣١ اور (خدا کی جناب میں) دُعا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھ کو (زمین پر) برکت کا اُتارنا اُتاریو اور تو سب اُتارنے والوں میں بہتر (اُتارنے والا) ہے ف١

٣٢

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ○ وَ
لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ
ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○
وَلَقَدْ أَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا
اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ○
حَتّٰى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا
ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ
مُبْلِسُونَ ○ (المؤمنون ع ٤ پارہ ١٨)

٣٢ اور جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہیں وہی (سیدھے) رستے سے ہٹے ہوئے ہیں اور اگر ہم اِن (کے حال) پر رحم فرمائیں اور جو تکلیفیں اِن کو (اِن کے کفر کی وجہ سے) پہنچتی رہتی ہیں اُن کو دُور بھی کر دیں تو (یہ ایسے بد نفس ہیں کہ) اپنی سرکشی پر اصرار کریں (اور راہِ راست سے) بھٹکے بھٹکے (پھریں) اور ہم نے کفارِ مکہ کو مبتلائے عذاب (بھی کیا تاہم یہ لوگ اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور عاجزی کرنا تو اِن کا شیوہ ہی نہیں - یہاں تک کہ جب ہم نے اِن پر عذابِ سخت کا دروازہ کھول دیا تو اُس وقت فوراً آس توڑ بیٹھے ف٢ +

ف١ یہاں اُتارنے سے میزبانی مراد ہے نوح علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا زمین تیری ہے اور ہم جو اُتریں گے تو تیرے ہی [illegible] مہمان [illegible] ہماری میزبانی اچھی طرح کیجیو یعنی فراغت سے کھانے پینے کو دیجیو۔ یوں تو اور لوگ بھی [illegible] میزبانی ادا کرنے والا یعنی روزی دینے والا ہے ١٢ + ف٢ مقصود یہ کہ کفارِ مکہ [illegible] خدا نے [illegible] رسالت کی وجہ سے اِن کو تکلیفیں بھی پہنچائیں [illegible] سخت قحط [illegible] گئے [illegible] ہونی چاہیئے تھا کہ عذاب آیا تھا تو خدا کے آگے [illegible] ہوئی تو کہ [illegible] خدا کی طرف توجہ [illegible] ١٢ +

۳۳

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ
مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اِدْفَعْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ط
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وَقُلْ
رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ
الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

(مؤمنون ع ۶ - پارہ ۱۸) ۲۳

(اے پیغمبر تم تو یہ) دُعا کرو کہ اے میرے پروردگار جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جا رہا ہے اگر (شاید وہ عذاب) تو مجھ کو دکھائے تو اے میرے پروردگار (ان) ظالم لوگوں میں (کہیں) مجھ کو نہ شامل کر لینا اور (اے پیغمبر) ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کر رہے ہیں (تمہاری زندگی میں ان پر نازل کریں اور) تم کو دکھائیں۔ (اے پیغمبر اگر کوئی تمہارے ساتھ بدی کرے تو) بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ (دیکھنے میں) بہت ہی اچھا ہو (اور) جو کچھ یہ (لوگ تمہاری نسبت) کہتے ہیں ہم اس سے خوب واقف ہیں اور (یہ بھی) دُعا کرو کہ اے میرے پروردگار میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (وعدہ کا بیان) ۱ +

۳۴

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (مؤمنون ع ۶ پارہ ۱۸) ۲۳

(اور اے پیغمبر تم) دُعا کرو کہ اے میرے پروردگار ہمارے (قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے (بڑھ کر) رحم کرنے والا ہے

۳۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

مسلمانو! اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں گھر والوں سے [illegible]

ف ۱ [illegible] افعال کے ساتھ [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ۱۲

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

٣٥
(نور ع ۴ - پاره ۱۸ +)

اور اُن سے سلام علیک کیئے بدون نہ جایا کرو یہ تمھارے حق میں بہتر ہی (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہی کہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم (اس کا) خیال رکھو +

٣٦
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (نور ع ۹ پاره ۱۸ +)

٣٦
(سچے) مسلمان تو بس وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی ایسی بات کے لیئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہی پیغمبر کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لیں (مجلس سے اٹھکر) نہیں جاتے (ای پیغمبر) جو لوگ (ایسے موقع پر) تم سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو (سچے دل سے) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں تو جب یہ لوگ اپنے کسی (ضروری) کام کے لیئے تم سے (جانے کی) اجازت طلب کیا کریں تو تم اِن میں سے جس کو (مناسب سمجھ کر) چاہو چلے جانے کی اجازت دے دیا کرو اور خدا کی جناب میں اُن کے لیئے مغفرت کی دُعا بھی کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

٣٧
وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ

٣٧
اور (خدای رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں) جو (اور اعمال صالحہ کے علاوہ) خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (ناروا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں

Marfat.com

الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ
اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَ
عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى
اللّٰهِ مَتَابًا ۝ الفرقان ع ۶ پارہ ۱۹

کہ اُس کو خدا نے حرام کر رکھا ہی اور نہ زنا کے مُرتکب ہوں اور جو (شرک اور گُناہ) مذکورہ بالا کرے گا وہ (اپنے گُناہ کا) خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اُس کو دُہرا عذاب دیا جائے گا (شرک کا الگ اور دوسرے گُناہوں کا الگ) اور ذلیل (وخوار) اُسی حال میں ہمیشہ رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو ایسے لوگوں کے گُناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔ اور جو شخص توبہ کرے اور (اُس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہو +

۳۸
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ
لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ

۳۸ اور ہم ہی نے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ (لوگو!) خدا کی عبادت کرو تو صالح کے آتے ہی وہ لوگ (مومن و منکر) دو فریق ہو گئے اور لگے آپس میں جھگڑنے (صالح نے) کہا بھائیو! بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی مچاتے ہو ف +

ف بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچانے کے یہ معنی ہیں کہ صالح علیہ السلام [illegible] پیغمبروں کی طرح مومنوں کو خوشخبری دیتے تھے اور منکروں کو عذاب سے ڈراتے تھے تو لوگوں کو چاہیے تھا کہ ایمان لا کر اجر [illegible] کرکے نمونہ مانگی موت کو بلاتے ہیں ۱۱

Marfat.com

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (نمل ع ۴ پارہ ۱۹)	اللہ کی جناب میں (توبہ اور) استغفار کیوں نہیں کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے +
۳۹ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ نمل ع ۵ پارہ ۱۹ +	۳۹ بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص (بے قرار ہو کر) اُس سے فریاد کرے اور وہ اُس بے قراری کی فریاد کو پہنچے اور (اُس کی) مصیبت کو ٹال دے اور (کون ہے جو) زمین میں تم لوگوں کو (اپنا) نائب بناتا ہے (کہ تم اُس میں مالکانہ تصرف کرتے ہو) کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے (نہیں مگر) تم لوگ غور (اور فکر) کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو +
۴۰ فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○ (قصص ع ۷ پارہ ۲۰ +)	۴۰ تو جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بھی کیے تو امید ہے کہ (آخرت میں) ایسا شخص فلاح پانے والوں میں ہو +
۴۱ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيٰتِنَا الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (سجدہ ع ۲ پارہ ۲۱)	۴۱ ہماری آیتوں پر تو بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن کو (آیتیں) یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) کے ساتھ تسبیح (وتقدیس) کرنے لگتے ہیں اور وہ (کسی طرح کا) تکبر نہیں کرتے (رات کے وقت) اُن کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) امید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے اور جو کچھ بھی ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں +

۴۲

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(احزاب ع ۷ پارہ ۲۲)

۴۲

اللہ اور اُس کے فرشتے پیغمبر
پر درود بھیجتے (رہتے) ہیں
(تو) مسلمانو! (تم بھی) پیغمبر
پر درود اور سلام بھیجتے
رہو ف

۴۳

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا
عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا ۚ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
وَأَنِيْبُوْٓا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهٗ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ ۳۹ (زمر ع ۶ پارہ ۲۴)

۴۳

(ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو
کہ اے ہمارے بندو! جنھوں نے
گناہ کر کے اپنے اوپر زیادتیاں
کی ہیں اللہ کی رحمت سے
نا اُمید نہ رہو کیونکہ اللہ تمام
گناہوں کو معاف فرماتا ہے
(اور) وہ بے شک (بڑا) بخشنے
والا مہربان ہے۔ اور اپنے پروردگار
کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اُس کی
فرمان برداری کرو (مگر) اس
سے پہلے کہ تم پر عذاب آنازل
ہو اور اُس وقت تم کو (کسی طرف
سے) مدد بھی نہ پہنچ سکے +

۴۴

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ

۴۴

حٰم (یہ) فرمان تحریری پیشگاہ خداوندی
سے (صادر ہوتا) ہے جو زبردست (اور ہر چیز
سے) واقف ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا

ف بندوں پر خدا کے درود بھیجنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اُن پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتوں کے درود بھیجنے کے یہ معنی ہیں
کہ وہ اُن کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور اُردو کے محاورے میں مطلق درود بھیجنے کے معنی ہیں تعریف تحسین اظہار مسرت ۱۲

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ مؤمن ع ۱ پاره ۲۴ +	اور توبہ کا قبول کرنے والا (بروں کو سخت سزا (دینے) والا (نیکوں کے حال پر) بڑا فضل کرنے والا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہی +
۴۵ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ (مؤمن ع ۶ - پاره ۲۴)	۴۵ تو (اے پیغمبر کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ برحق ہی اور (خدا سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو +
۴۶ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ (مؤمن ع ۶ پاره ۲۴ +)	۴۶ تو (اے پیغمبر کفار کی شرارتوں سے) خدا کی پناہ مانگتے رہو بے شک وہ (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) دیکھتا ہی +
۴۷ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ (مؤمن ع ۶ پاره ۲۴)	۴۷ اور لوگو! تمھارا پروردگار فرماتا ہی کہ ہم سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمھاری (دعا) قبول کریں گے جو لوگ (مارے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں عنقریب (مرے پیچھے) وہ (ذلیل و) خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے +
۴۸ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ	۴۸ وہی (خدا ہمیشہ) زندہ ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو (لوگو!) خالص اُسی کی فرمانبرداری مد نظر رکھ کر اُسی کی عبادت کرو - سب تعریفیں خدا ہی کو (سزاوار) ہیں

Marfat.com

بھی اکثر کم ملتی ہی کہ ہر روز قرآن کا زیادہ نہیں تو ایک ہی سیپارہ سمجھ کر پڑھ لیا کریں اور اسی کا وِرد رکھیں کہ خیر ہر مہینے ایک قرآن ختم ہوتا رہے۔ ایک طرف تو فرصت نہیں اور دوسری طرف کوئی دن بلکہ کوئی ایسا وقت بھی نہیں گزرتا کہ آدمی کی کوئی نہ کوئی حاجت خدا سے متعلق نہ ہو۔ کم فرصتی اور حاجتمندی کی کشمکش میں لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ صرف دُعائیں اور مناجاتیں ایک جگہ جمع کرلیں اور اس طرح کی بہت سی کتابیں چل پڑیں جیسے دلائل الخیرات۔ حصن حصین۔ حزب البحر۔ اوراد فتحیہ۔ دُعائے سنین۔ دُعائے گنج العرش وغیرہ جو وظائف کے نام سے مشہور ہیں +

یہ کتاب بھی دُعاؤں کا وظیفہ ہی مگر اس میں جو دُعائیں ہیں صرف قرآن سے لی گئی ہیں اور وہی مقبول دُعائیں لی گئی ہیں جو خدا نے تعلیم کی ہیں یا اپنے بندوں کی طرف سے نقل فرمائی ہیں۔ ہر ایک دُعا کا اُردو ترجمہ ہی اور ترجمے کے علاوہ دُعا کا شانِ نزول کہ یہ دعا کس نے کی اور کس غرض سے کی یہ اس لیئے کہ دُعا مانگنے والا دُعا کا مطلب سمجھ کر اپنے مطلب کے موافق عرض مدعا کرے +

دُعا تو قرآن کے لفظوں ہی میں مانگنی ہوگی کیونکہ لفظوں اور حرفوں کے بھی خواص ہیں اور اُن کو دُعا کی قبولیت میں بڑا دخل ہی اور یہ راز ہر ایک پر منکشف نہیں بے سمجھے لفظوں کا بڑبڑانا تو دُعا کا مُونہ چڑانا ہی۔ دُعا بھی فقیر کی سی صدا ہی اور صداؤں میں کوئی کوئی صدا ایسی دلکش ہوتی ہی کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہی +

اس کتاب کی سب دُعائیں خدا کی سکھائی ہوئی ہیں۔ پس کوئی دُعا کوئی مناجات ان دُعاؤں سے بڑھکر مستند نہیں ہوسکتی۔ اور چونکہ فرمایشی صدائیں ہیں ان شاء اللہ مقبول و مُستجاب بھی ہیں۔ دُعا کی قبولیت کبھی تو یوں ہوتی ہی کہ جو مانگا مل گیا جو چاہا ہوگیا اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کو غیب کی خبر تو ہی نہیں اچھا سمجھ کر مانگتا اور وہ ہوتا ہی اس کے حق میں بُرا۔ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا "اور آدمی جس طرح (اپنے حق میں) بہتری کی دُعا مانگتا ہی اُسی طرح (دلگیر ہوکر کبھی) بُرائی کی بھی دُعا مانگنے لگتا ہی اور انسان بڑا جلد باز ہی" تو خدا اپنی کمال مہربانی سے ایسی درخواست منظور نہیں فرماتا اس کے یہ معنی نہیں کہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔ دُعا ضرور قبول ہوئی اور خدا نے بیجا درخواست کے بدلے بندے کے ساتھ دنیا یا آخرت میں کچھ اَور سلوک کردیا +

دُعا کا ادنیٰ مگر متیقن فائدہ تو یہ ہی کہ دُعا کرنے سے دل کی تسلی ہوجاتی ہی اور دُعا مقبول نہ بھی ہو تو بھی صبر آجاتا ہی۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "اور سُن رکھو کہ خدا کی یاد سے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (۴۰ مؤمن ع، پارہ ۲۴)	جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے (صاف اور واضح) دلیلیں آچکی ہیں تو مجھ کو اُن (معبودوں) کی پرستش کی مناہی ہے جن کو تم (اے کافرو) خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ اللہ ربّ العالمین کا فرمانبردار ہو کر رہوں۔
۴۹ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ (۴۱ حٰمٓ السجدۃ ع ۱ - پارہ ۲۴)	۴۹ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی) تم ہی جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) ایک معبود ہے پس سیدھے اُسی کی طرف (مونہ کیے) چلے جاؤ اور اُس سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو۔
۵۰ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (۴۱ حٰمٓ السجدۃ ع ۵ پارہ ۲۴)	۵۰ اور (اے پیغمبر) اگر تم کو کسی طرح کا شیطانی وسوسہ گدگدائے تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو کہ وہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔
۵۱ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ	۵۱ اور وہ (خدا) ہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور (اُن کی) خطاؤں سے درگزر کرتا ہے

Marfat.com

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ (شوریٰ ۴۲ ع ۳ - پارہ ۲۵)	اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اُن سے واقف ہی۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل (بھی) کیئے اُن کی (دُعائیں) قبول کرتا اور اپنے فضل سے اُن کو (استحقاق سے) بڑھکر (ثواب) دیتا ہی +
۵۲ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ (الزخرف ۴۳ ع ۶ - پارہ - ۲۵)	۵۲ (عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ) بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہی تو اُسی کی عبادت کرو یہی (دین کا) سیدھا رستہ ہی +
۵۳ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ (محمد ۴۷ ع ۲ پارہ ۲۶ +)	۵۳ تو (اے پیغمبر اچھی طرح) جانے رہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (اُسی سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور (نیز) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیئے (بھی معافی مانگتے رہو
۵۴ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝ آخِذِينَ مَا آتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝	۵۴ بیشک پرہیزگار (بہشت کے) باغوں میں ہونگے اور چشموں میں خدا دے اور بندہ لے ف یہ لوگ اِس سے پہلے نیکوکار تھے +

ف ترجمہ لفظوں سے کسی قدر الگ ہو گیا ہی مگر اُردو کا ٹھیٹھ محاورہ اختیار کر لیا گیا ہی اور لفظی ترجمہ یہ ہی کہ جو کچھ اُن کو اُن کے پروردگار نے دیا ہی اُس کو (لپک لپک کر) لے رہے ہوں گے ۱۲ +

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ○
وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ
وَالْمَحْرُومِ ○ (ذاریات ۱- پارہ ۲۶)

(عبادت میں مشغول رہنے کے سبب سے)
رات کو بہت ہی کم سوتے تھے اور صبح سویرے
(اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے
اور اُن کے مالوں میں حِصّہ تھا اُس کا جو
(مُونہ پھوڑکر) مانگے اور جو صُورتِ سوال
ہو ۔

چوتھا باب
شرائطِ قبولِ توبہ

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ
يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ
يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ
اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَلَيْسَتِ
التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ
حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ
يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ

اللہ توبہ (تو) قبول کرتا ہی
ہی (مگر) اُنھیں لوگوں کی جو
نادانی سے کوئی بُری حرکت
کر بیٹھے پھر جلدی سے توبہ
کرلی تو اللہ بھی اُنسوں کی
توبہ قبول کرلیتا ہی اور اللہ
(سب کا حال) جانتا اور (دُنیا
و دین کی مصلحتوں سے) واقف
ہی اور اُن لوگوں کی توبہ (قبول)
نہیں جو (عمر بھر) بُرے کام
کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں
سے جب کسی کے سامنے موت
آکھڑی ہو تو لگے کہنے کہ اب میری
توبہ اور (اسی طرح) اُن کی (توبہ)
بھی (قبول) نہیں جو کافر ہی مر
گئے یہی ہیں

Marfat.com

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○ ([۱] نساء ع ۳ - پارہ ۴)	جن کے لیئے ہم نے عذابِ دردناک تیار کر رکھا ہے+
۲ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ (مائدہ ع ۶ - پارہ ۶)	۲ تو جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کرلے اور (اپنی عادت) سنوار لے تو اللہ اُس کی توبہ قبول کرلیتا ہے (کیونکہ) اللہ (بندوں کے گناہ) بخشنے والا مہربان ہے+
۳ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ (انعام ع ۶ پارہ ۷)	۳ اور (اے پیغمبر) جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جب تمھارے پاس آیا کریں تو (تم اُن کی دلدہی کرو اور) کہو کہ (خدا کی طرف سے) تم کو سلامتی (کی خوش خبری) ہو اور تمھارے پروردگار نے (بندوں پر) مہربانی کرنا (ازخود) اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستہ کوئی گناہ کر بیٹھے پھر پیچھے توبہ اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلے تو (خدا اُس کو بخش دے گا کیونکہ) وہ بخشنے والا مہربان ہے+
۴ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ و	۴ (لوگو!) اپنے پروردگار سے گڑگڑا (گڑگڑا) کر اور چپکے (چپکے) دعا کرتے رہو (کیونکہ) وہ (حدِ عبودیت سے) باہر قدم رکھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا!
	اور | ف یہ فائدہ باب سوم میں گزر چکا وہاں ملاحظہ ہو ۱۲

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (اعراف ع ۷، پاره ۸)

(انتظام) ملک کے درست ہونے پیچھے اُس میں فساد نہ پھیلاؤ اور (عذاب کے) ڈر سے اور (فضل کی) اُمید پر خدا سے دُعائیں مانگتے رہو (کیونکہ) خدا کی رحمت خلوص رکھنے والوں سے (بہت ہی) قریب ہے +

۵ وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (یونس ع ۹، پاره ۱۱)

۵ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا پھر فرعون اور اُس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت کی راہ سے اُن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب فرعون (کے سر) پر ڈوباؤ (پانی) آپہنچا تو لگا کہنے کہ اب مجھ کو یقین آیا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور (اب) میں (بھی اُسی کے) فرماں برداروں میں ہوں تو (خدا نے اُس کو ملامت کی اور) فرمایا کہ کیا اب (ایسے وقت میں ایمان) اور (تیرا حال تو یہ تھا کہ اس سے) پہلے برابر نافرمانی کرتا رہا اور تُو مفسدوں میں (کا ایک ہی مفسد) تھا +

٦ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ

٦ (لوگو!) تمھارے دِل کی بات کو تمھارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادت مند ہو (اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگزاشت بھی ہوگئی ہوگی) تو (وہ تم کو معاف کر دے

Marfat.com

كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○ (بنی اسرائیل ع ۳ [۱۷] - پارہ ۱۵)	توبہ کرنے والوں (کی خطاؤں) کا بخشنے والا ہے +
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ (فرقان ع ۶ [۲۵] - پارہ ۱۹)	اور جو شخص (فضول خرچی اور شرک اور قتل نفس اور زنا وغیرہ) مذکورہ بالا گناہوں کا مرتکب ہوگا وہ (اپنے گناہ کا) خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اُس کو دُہرا عذاب دیا جائے گا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (و خوار) اسی حال میں ہمیشہ رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور (اُس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے +
فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○ (القصص ع ۷ [۲۸]، پارہ ۲۰)	تو جس شخص نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بھی کیے تو اُمید ہے کہ (آخرت میں) ایسا شخص فلاح پانے والوں میں ہو +

Marfat.com

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

٤٠ (المؤمن - ع ٧ - پارہ ٢٤)

وہی (خدا ہمیشہ) زندہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو خالص اُسی کی فرماں برداری مدِّ نظر رکھ کر اُسی کی عبادت کرو ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ

٤١ (حٰمٓ السجدۃ - ع ١ پارہ ٢٤)

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی) تم ہی جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (بس وہی خدا) ایک معبود ہے پس سیدھے اُسی کی طرف (مونہ کیے) چلے جاؤ اور اُس سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

٤٢ (شوریٰ - ع ٣ پارہ ٢٥)

اور وہی (خدا) تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور (اُن کی) خطاؤں سے درگزر کرتا ہے اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اُن سے واقف ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کی (دُعائیں) قبول کرتا اور اپنے فضل سے اُن کو (استحقاق سے) بڑھ کر (ثواب) دیتا ہے ۔

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

طلب عزت وجاہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(آل عمران ع ۳ - پارہ ۳)

اے خدا (سارے) ملک کے مالک تُو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تُو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تُو (ہی) جس کو چاہے عزت دے اور تُو (ہی) جسے چاہے ذلت دے (ہر طرح کی خیر و) خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ تُو (ہی) رات کو (گھٹا کر) دن میں شامل کر دے اور تُو (ہی) دن کو (گھٹا کر) رات میں شامل کر دے اور تُو (ہی) بے جان سے جان دار نکالے اور تُو (ہی) جان دار سے بے جان نکالے اور تُو (ہی) جس کو چاہے بے حساب روزی دے (تو اپنے فضل سے مسلمانوں کو ملک داری اور دنیاوی عزت سے بھی حصہ دے) ف۱

ف۱ بے جان سے جاندار نکالنے کی مثال ہے انڈا کہ وہ خود بے جان ہے اور اُس سے جان دار بچہ پیدا ہوتا ہے اور جان دار سے بے جان نکالنے کی مثال ہے مرغی کہ اُس سے انڈا پیدا ہوتا ہے اور اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اس وقت تو مسلمانوں میں جان نہیں اب ان سے آگے کو نسل چلے جیتی جاگتی چلتی پھرتی اور علی ہذا القیاس رات اور دن میں کفر و اسلام کی طرف اشارہ ہے کافروں کی عمل داری کو رات فرمایا کہ اُن کی عمل داری میں ظلم اور بے انصافی کا اندھیرا کرتا تھا اور اسلام کی عمل داری میں حسن انتظام کا چاندنا تھا اس سے اس کو دن سے تشبیہ دی ۱۲

Marfat.com

دشمنوں سے نجات اور اُن پر فتحیابی کی دعا

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۹ پارہ ۱۵)	اے میرے پروردگار (آخر تو مجھ کو مکّہ چھوڑ کر کسی جگہ جا کر رہنا ہی تو جہاں) مجھ کو (پہنچائے خیر سے) اچھی جگہ پہنچائیو اور (جب) مجھ کو (کافروں کے نرغے سے نکالے تو خیر سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنی جناب سے مجھ کو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو +

زیادتی علم کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ ع ۶ - پارہ ۱۶)	(اے پیغمبر اپنے لیئے دعا کرتے رہو کہ) اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب کر +

طلب مدد کی دعا

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ (الانبیاء ع ۷ - پارہ ۱۷)	اے میرے پروردگار (میرے اور ان کافروں کے اختلاف میں) حق حق فیصلہ کر دے +

عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ	اے میرے پروردگار جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جا رہا ہے اگر (شاید وہ عذاب) تو مجھ کو دکھائے تو اے میرے پروردگار (ان) ظالم لوگوں (میں

۵ پیغمبر صاحب نے کافروں کی مخالفت سے تنگ آکر اور اُن کا اصرار بے جا دیکھ کر یہ دعا کی ۱۲ +

الظّٰلِمِيۡنَ ۝ (مؤمنون-ع ۶-پارہ ۱۸)	کہیں)، مجھ کو نہ شامل کر لینا +

وساوس شیطانی سے امن میں رہنے کی دعا

رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ ۝ وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ۝ (مؤمنون-ع ۶ پارہ ۱۸)	اے میرے پروردگار میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور بھڑکائیں) ف

طلب مغفرت ورحم کی دعا

رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝ (مؤمنون-ع ۶-پارہ ۱۸)	اے میرے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے +

طلب مدد

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عٰلِمَ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ اَنۡتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِيۡ مَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۝ (زمر-ع ۵-پارہ ۲۴)	بارِ خدایا آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے جن باتوں میں (یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کر رہے ہیں تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا +

ف ان آیتوں میں پیغمبر صاحب کو کفار کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کی تعلیم ہے اگرچہ کفار پیغمبر صاحب کو جادوگر اور شاعر اور جھوٹا سبھی کچھ کہتے تھے مگر پیغمبر صاحب کو یہی حکم تھا کہ تم گالی کے بدلے گالی نہ دو ورنہ شیطان اغوا کر کے زیادہ بگاڑ ڈلوا دے گا ۱۲ +

دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے کہ حصول مدعا اور استغنا دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے

ای قناعت تونگرم گرداں
کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

خدا کے آگے بندگی اور حاجتمندی کا اظہار ہی کیا کم صلہ ہے

خدا گر بحکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

او چارۂ کار بندہ داند
چون ہیچ وسیلتش نماند

اِس کتاب میں دُعاؤں سے پہلے ہم نے چار باب اَور باندھے ہیں **پہلے باب** میں ایسی آیتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ دُعا داخلِ فطرتِ انسانی ہے یعنی اِنسان ایسا مخلوق ہے کہ حاجت پڑے پر بے اختیار ہو کر خدا کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے **دُوسرے باب** میں اِس قسم کی آیتیں جمع کی گئی ہیں جن میں خدا کے سوا دوسرے کی طرف حاجت لیجانے کی مناہی ہے چاہے وہ فرشتہ یا پیغمبر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خدا کے سوا کسی دوسرے کو حاجت روا مشکل کُشا سمجھنا معاذ اللہ کُھلا شرک ہے جس کی مغفرت نہیں **تیسرے باب** میں قرآن کی وہ آیتیں لی گئی ہیں جن سے حکمِ دُعا اور وعدۂ قبول ثابت ہوتا ہے **چوتھے باب** میں وہ آیتیں ذکر کی گئی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرائطِ قبولیّتِ دُعا کیا ہیں اور کن کن چیزوں سے دُعاؤں میں قبولیّت کا اثر پیدا ہوتا ہے +

ہم نے دُعاؤں میں صرف وہی آیتیں لی ہیں جن میں دُعا کے الفاظ صاف و صریح ہیں ورنہ بنانے پر آتے تو خدا کی حمد و ثنا کی آیتوں سے بہتیری دُعائیں بنا لیتے مگر ہم نے اتنے تصرف کو بھی جائز نہیں رکھا پس جتنی دُعائیں اِس کتاب میں ہیں بے کم و کاست سب قرآنی دُعائیں ہیں +

اگرچہ اِس اعتبار سے کہ جزوِ قرآن بھی قرآن ہے اِن دُعاؤں پر قرآن کا اطلاق ہو سکتا ہے مگر صرف دعاؤں کا ورد کر لینے سے کوئی مسلمان قرآن کی تلاوۃ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا قرآن جس کی تلاوۃ کا حکم ہے اُس سے قرآن کا کسی طرح کا اِنتخاب مراد نہیں بلکہ مراد ہے سارا قرآن اوّل سے آخر تک مسلسل جس ترتیب سے کہ ایک جگہ جمع ہے اب اِس جگہ ایک خدشہ واقع ہوتا ہے کہ آدمی کو جب کوئی خاص ضرورۃ پیش آتی ہے تو وہ بے اختیار خدا کے حضور میں عرضِ مطلب کرنا چاہتا ہے اگر اُس کے روز کے ورد میں کوئی دعا مناسب مطلب آگئی تو خیر اور نہ آئی تو آرزو دل کی دِل ہی میں رہی خدا سے عرض کرنے کی نوبت نہ آئی۔ اِس خدشے کے دور کرنے کے لیئے ہم مشکوٰۃ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں +

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ

Marfat.com

کُل مخلوقات کی ایذا دہی اور از انجملہ حاسد کے شر سے محفوظ رہنے کی دُعا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (الفلق ۱۱۳ - ع ۱ - پارہ ۳۰) +	(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیئے یوں) دُعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک (یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب (اُس کا اندھیرا تمام چیزوں پر) چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے +

وساوسِ شیطانی سے امن میں رہنے کی دُعا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ (النَّاس ۱۱۴ - ع ۱ - پارہ ۳۰)	(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیئے یوں) دُعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو لوگوں کے دِلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا (اور) جنات اور آدمی (دونوں ہی اِس قسم کے) وسوسہ انداز (ہوتے ہیں) اُن کے شر سے مَیں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ لوگوں کے معبودِ (برحق یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں ف +

ف کا فروں خاصکر یہودیوں کی عداوت تو پیغمبر صاحب کے ساتھ حد سے بڑھ گئی تھی۔ اُنھوں نے پیغمبر صاحب کو زہر دلوائے اُن پر جادو چلائے۔ یہ دو سورتیں پیغمبر صاحب کی تسلی اور تشفی کے لیئے دُشمنوں کی تدبیروں کے مقابلے میں نازل ہوئیں کہ خدا تمھارا حافظ و مددگار ہے دُشمن تمھارا کچھ بھی نہیں کر سکتے ۱۲ +

آدم علیہ السلام کی دُعا
طلبِ مغفرت و رحم

لـ۱ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (اعراف ع ۲ پارہ ۸)

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے +

نوح علیہ السلام کی دُعا
عذابِ غرق سے محفوظ رہنے کی دُعا

لـ۲ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ط (ہود ع ۴ پارہ ۱۲) +

ہم مسلمانوں میں ہر ایک موقع پر کسی کام کے آغاز کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا صرف بِسْمِ اللّٰهِ کہنے کا دستور ہے لیکن کشتی میں سوار ہوتے وقت بجائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا بجائے بِسْمِ اللّٰهِ کے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا کہنا چاہیے۔ پس مطلب یہ ہے کہ حضرت نوح نے کشتی کے سوار ہونے والوں سے کہا کہ بِسْمِ اللّٰهِ سوار ہو۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اِس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے یعنی اُس کے ہاتھ اور اختیار میں ہے +

لـ۲ نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس اپنی قوم کے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتے رہے لوگوں نے معدودے چند کے سوا اُن کو اُلٹی ایذائیں دیں جس پر حمیّت الٰہی جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے تمام نافرمانوں کو طوفان سے غرق کر دینا چاہا مگر نوح علیہ السلام کو پہلے سے بتا دیا تھا کہ ہم طوفان بھیجنے والے ہیں تم کشتی بنا رکھو اور طوفان کے آنے پر اُن لوگوں سمیت جو تم پر ایمان لائے ہیں اس میں بیٹھ جانا چنانچہ یہ وہ دُعا ہے جو نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھی تھی اور اس کی برکت سے وہ اور اُن کے ہمراہی طوفان میں غرق ہونے سے محفوظ رہے ۱۲

لـ۱ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی بی بی حوّا کو باغِ بہشت میں جگہ دیکر اجازت دی کہ بآرام و آسایش اُس میں رہیں اور بافراغت کھائیں پئیں مگر اُن کی فرمانبرداری آزمانے کے لیئے درختِ گندم کے پاس جانے اور اُس کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔ مگر شیطان کے بہکانے سے دونوں نے درختِ ممنوع کا پھل

بقیہ ۵

درخواستِ بیجا کی معافی کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (ھود ع ۴ پارہ ۱۲)+	اے میرے پروردگار میں (ایسی جرأت سے) تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقۃ الحال مجھے معلوم نہیں اُس کی تجھ سے درخواست کروں اور اگر تو میرا قصور معاف نہیں فرمائے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں (بالکل برباد ہوجاؤں گا+

مخالفوں کے مقابلے میں طلبِ مدد کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ (مؤمنون ع ۲ پارہ ۱۸)	اے میرے پروردگار جیسا میری قوم کے لوگوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر+

بقیہ صفحہ ۵۸۔ کھالیا اور خدا تعالیٰ نے ناخوش ہوکر دونوں کو شیطان سمیت زمین پر اُتار دیا حضرت آدم مدتوں اپنے قصور پر رویا کیئے آخر خدا نے رحم فرماکر اُن کو یہ دُعا تعلیم کی اور اس کی برکت سے خدا نے اُن کا قصور معاف فرمایا ۱۲+

ا‍ نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان اُن کی فرماں برداری سے باہر اور کافروں میں شامل تھا یہاں تک کہ جب طوفان آیا تو وہ باپ کی کشتی میں بھی نہیں بیٹھا اور باپ نے بُلایا تو کہا کہ میں تیر کر کسی پہاڑ کے سہارے جالگوں گا لیکن نوح علیہ السلام بہ تقاضائے محبتِ پدری اُس کے حق میں خدا سے دُعا کرتے تھے خدا تعالیٰ نے بیٹے کے کفر کی وجہ سے نوح علیہ السلام کو اُس کے حق میں دُعا کرنے سے منع فرمایا۔ نوح علیہ السلام خلاف رضائے الٰہی دُعا کرنے سے نادم ہوئے اور اس دُعا کے ذریعے سے اپنا قصور خدا سے معاف کرایا ۱۲+

۲‍ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی نافرمانیوں اور اُن کے بے جا اصراروں سے اُکتا کر جنابِ الٰہی میں مدد کی درخواست کی اور خدا تعالیٰ نے اُن کی مدد فرمائی ۱۲+

Marfat.com

دُعائے برکت

[١] رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (مؤمنون ۲۳ ع ۲ پارہ ۱۸)

اے میرے پروردگار مجھ کو (زمین پر) برکت کا اُتارنا اُتاریو اور تُو سب اُتارنے والوں میں بہتر (اُتارنے والا) ہے۔※

اپنی نجات اور دشمنوں کی ہلاکت کی دُعا

[٢] رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ۞ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (شعراء ۲۶ ع ۶ - پارہ ۱۹)

اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا تو (اب) مجھ میں اور اِن لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کردے (یعنی اِن پر عذاب نازل کر) اور مجھ کو اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں اُن کو بچالے +

دُشمن سے اِنتقام کی دُعا

[٣] فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ (قمر ۵۴ ع ۱ - پارہ ۲۷)

تو نوح نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ میں (اِن منکروں کے ہاتھ سے) عاجز ہوں تو تُو ہی (اِن سے) میرا بدلہ لے +

[١] طوفان فرو ہُوا اور کشتی نوح جودی پہاڑ پر ٹھیری تو حضرت نوح علیہ السلام نے اُترتے وقت یہ دُعا کی اور خدا نے ایسی برکت عنایت فرمائی کہ زمین از سرِ نو آباد ہوگئی ۱۲ +

※ یہاں اُتارنے سے میزبانی مُراد ہے۔ نوح علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا زمین تیری ہے اور ہم جو اُتریں گے تو تیرے ہی مہمان ہوں گے اور تُو میزبان تو ہماری مہمانی اچھی طرح کیجیو یعنی فراغت سے کھانے پینے کو دیجیو۔ یوں تو اور لوگ بھی میزبانی کرتے ہیں مگر تُو اِن سب سے بہتر حق میزبانی ادا کرنے والا یعنی روزی دینے والا ہے ۱۲ +

[٢] یہ بھی حضرت نوح کی دُعا ہے اور جس موقع پر کی ہے ترجمے سے ظاہر ہے ۱۲ +

[٣] جب نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم نے جھٹلایا اور نہ صرف جھٹلایا بلکہ دیوانہ بتلایا اور جھڑکیاں دیں تب اُنھوں نے تنگدل ہو کر قوم کے حق میں بددعا کی ۱۲

ظالموں کے لیئے تباہی کی دُعا

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ (نوحؑ - ع ۲ - پارہ ۲۹)	اور (اے خدا) ایسا کر کہ ان سرکش ظالموں کی گمراہی (روز بروز) بڑھتی ہی چلی جائے (کہ آخرِ کار مستوجبِ عذاب ہوں) +

کافروں کی بربادی کی دُعا

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ (نوحؑ ع ۲ پارہ ۲۹)	اے میرے پروردِگار (ان) کافروں میں سے (کسی متنفّس کو بھی زندہ) نہ چھوڑ (کہ) روئے زمین پر چلتا پھرتا (نظر آئے) +

اپنے اور عام مسلمانوں کے لیئے نجات و مغفرت اور دشمنوں کے لیئے ہلاکت کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ (نوحؑ - ع ۲ - پارہ ۲۹)	اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص ایمان لا کر میرے گھر میں (پناہ لینے) آیا ہی اُس کو اور (عام) با ایمان مردوں اور با ایمان عورتوں کو بخش اور ایسا کر کہ (اِن) ظالموں کی تباہی (روز بروز) بڑھتی چلی جائے +

لہ یہ بھی اور نیز آئندہ کی بھی دونوں دُعائیں حضرتِ نوح علیہ السلام کی ہیں جو اُنھوں نے اپنی قوم کے جھٹلانے اور اُن کی ایذا دہی سے تنگ آکر جنابِ الٰہی میں کی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے حق میں دُعا ہر اور منکروں کے حق میں بددُعا ۱۲+

حضرت صالح علیہ السلام کی دُعا

مخالفوں کے مقابلے میں مدد و نصرت کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ [1] (المؤمنون - ع ۳ - پارہ ۱۸)	اے میرے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر +

حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دُعائیں

دُعائے برکتِ رزق

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [2] (بقرہ - ع ۱۵ - پارہ ۱) +	اے میرے پروردگار اس (شہرِ مکّہ) کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں اُن کو پھل پھلاری کھانے کو دے +

دُعائے قبولِ عبادت و حصولِ ایمان و طلبِ ہدایت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ [3]	اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ خدمتِ تعمیر خانۂ کعبہ) قبول کر بے شک تو ہی (دُعا کا)

[1] جب حضرت صالح علیہ السلام کو اُن کی قوم نے جھٹلایا اور طرح طرح کی ایذائیں دیں تو اُنھوں نے تنگ دِل ہوکر قوم کے حق میں یہ بد دُعا کی ۱۲ +

[2] یہ ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہے کہ سارہ علیہا السلام اُن کی اصلی بی بی تھیں اور ہاجرہ منکوحہ لونڈی۔ دونوں سوکنوں میں ایک کی ایک سے نہیں بنتی تھی حضرتِ ابراہیم نے بحکمِ خدا حضرتِ ہاجرہ اور اُن کے فرزند اسمٰعیل کو یہاں لاکر بسایا جہاں شہرِ مکّہ ہے اور یہیں اُنھوں نے خانۂ کعبہ بنایا اور اہلِ شہر کے حق میں یہ دُعا کی ۱۲ +

[3] یہ دُعائیں حضرتِ ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں باپ بیٹوں کی ہیں جو اُنھوں نے خانۂ کعبہ بناتے وقت اپنے اور اپنی نسل اور اہلِ مکّہ کے حق میں کی تھیں ۱۲ +

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا
وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ
وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا
مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ
يُزَكِّيهِمْ ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ۝ (بقرہ ع ۱۵ - پارہ ۱)+

سُننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا (بندہ) فرماں بردار بنا اور ہماری نسل میں ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا حکم بردار ہو اور ہم کو ہمار عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصوروں سے درگزر بے شک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ان (مکے والوں) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج کہ ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب (آسمانی) اور عقل (کی باتیں) سکھائے اور ان (کی نفوس) کی اصلاح کرے بے شک تو ہی بااختیار (اور) صاحب تدبیر ہے+

دُعائے امن و عافیت و استقامت بر ایمان

رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا
وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ
الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ
أَضْلَلْنَ كَثِيرًا

اے میرے پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ کر اور مجھ کو اور میری نسل کو اس (گمراہی) سے بچا کہ لگے بتوں کو پوجنے۔ اے میرے پروردگار بے شک نہیں کہ ان بتوں نے اکثر

مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

لوگوں کو گمراہ کیا ہی ف۱ تو جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہی اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو بخشنے والا مہربان ہی ف۲

(ابراھیم - ع ٦ - پارہ ١٣) ١۴

اپنے اور والدین و عام مسلمانوں کے لیے طلبِ برکت و مغفرت کی دعا

ع۵ رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِىْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اَے ہمارے پروردگار میں نے تیرے معزز گھر (کعبے) کے پاس (اس) بیابان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں اپنی کچھ اولاد (لاکر) بسائی ہی تاکہ اَے ہمارے پروردگار یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں تو ایسا کر کہ لوگوں کے دِل ان کی طرف کو مائل ہوں اور (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے اِن کو روزی دے

ف۱ چونکہ لوگ بُتوں کی پرستش کرتے ہیں اس تعلق سے گمراہ کر دینے کو اُن کی طرف منسوب کیا ورنہ بُت پرست حقیقت میں گمراہ ہوئے اپنی غلطی سے اور بُت اُن کی گمراہی کا ذریعہ ہوئے ١٢ +

ف۲ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اپنے اور اپنی نسل کے حق میں دُعا کی پھر اُمت میں سے جو لوگ اُن کے پَیرَو تھے اُن کو بھی دُعا میں شامل کر لیا اور یہ بالکل مقتضائے طبیعتِ بشری کے مطابق ہی اول خویش بعدہٗ درویش ١٢ +

ع۵ یہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی دُعائیں ہیں اور ہم اُن کی دُعاؤں میں ایک خصوصیت یہ پاتے ہیں کہ بہنگامِ دُعا محوِ حاجات ہو کر عرضِ مطالب میں کوتاہی نہیں کرتے جس وقت کی یہ دُعائیں ہیں ترجمے اور فائدے سے خود ظاہر ہی ١٢ +

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراہیم ع ٦ پارہ ١٣) ١٤

تاکہ یہ (تیرا) شکر کریں۔ اے ہمارے پروردگار جو (مطلب) ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تجھ کو (سب) معلوم ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں ف خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور اسحٰق (دو دو بیٹے) عنایت کیئے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں اور (نہ صرف مجھ کو بلکہ) میری اولاد کو (بھی) اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور (سب) ایمان والوں کو بخش دیجیو +

ف ابراہیم علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں سارہ اور ہاجرہ اور دونوں سوکنوں میں بنتی نہ تھی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو اُن کے بیٹے اسمٰعیل سمیت اُس مقام پر لے آئے جہاں اب شہر مکہ آباد ہے تو ظاہر میں ابراہیم علیہ السلام کی ملک شام سے آنے کی وجہ دونوں بیبیوں کی ناسازگاری تھی مگر بڑا مطلب یہی تھا کہ کوہستان مکہ میں خدائے واحد کی پرستش قائم ہو اور ربنا لیقیموا الصلوٰۃ کی صراحت ہمارے اِس خیال کی تائید کر رہی ہے۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ جب انسان ایک خیال میں مستغرق ہوتا ہے اور خصوصیت کے ساتھ عرض مطلب کرتا ہے تو جیسے جیسے خیال اُس کو آتے جاتے ہیں ظاہر کرتا جاتا ہے۔ ابھی اپنی اولاد کے لیئے دعائے رزق کر رہے تھے پھر خدا کے دانائے نہان و آشکارا ہونے کا خیال آ گیا وہی کہنے لگے ١٢ +

Marfat.com

توفیق ہدایت اور انجام بخیر اور باپ کے لیے طلب مغفرت کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (شعراء ع ۵ - پارہ ۱۹)	اے میرے پروردگار مجھ کو (دین کی) سمجھ عنایت فرما اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں لے جا شامل کر اور آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ اور آرام گاہ جنت کے وارثوں میں سے مجھ کو (بھی ایک وارث) بنا اور میرے باپ کو بخش کہ وہ گمراہوں میں سے ہیں۔ اور جب لوگ (دوبارہ جلا کر) اُٹھا کھڑے کیئے جائیں گے مجھ کو اُس دن رُسوا نہ کیجیو +

دُعائے طلب اولادِ نیک

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (صافات ع ۳ - پارہ ۲۳)	اے میرے پروردگار مجھ کو نیک روحوں میں سے (ایک نیک روح بطورِ فرزند) عطا فرما +

۱؎ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہے اور توفیق ہدایت اور انجام بخیر کی درخواست ہے ۱۲ +

۲؎ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہے جو اُنھوں نے فرزند کے پیدا ہونے کے لیئے کی تھی چنانچہ اس کے بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے ۱۲ +

وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّآئِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ +

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تلاوۃ قرآن میں مشغول ہونے کی وجہ سے خدا کی جناب میں عرضِ مدّعا نہ کر سکے خدا اُس کو بے مانگے مانگنے والوں سے زیادہ عنایت فرماتا ہے اور جیسی برتری خدا کی اپنی مخلوقات پر ویسی ہی برتری کلامِ خدا کی دوسروں کے کلام پر ہے اب اس کے بعد بھی جو لوگ قرآن کو بالائے طاق رکھ کر اُس کی تلاوۃ کے عوض دوسرے دوسرے اَوراد و وظائف لے بیٹھیں اُن کو قائل ہونا پڑے گا کہ وہ ترکِ اولیٰ کرتے ہیں +

ہم نے یہ کتاب اس غرض سے جمع نہیں کی کہ قرآن کی تلاوۃ کو چھوڑ کر اس کا ورد کیا جائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تلاوۃ کے علاوہ جس کسی کو مزید تسکین کے لیئے دُعاؤں کا ورد کرنا ہو وہ ان دُعاؤں کا ورد کرے۔ یہ دُعائیں اکثر انبیاء علیہم السلام کی ہیں اور دُنیاوی اور اُخروی دونوں قسموں کے مقاصد پر حاوی ہیں ان کے لیئے کسی سند اور اجازۃ کی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن کے ضمن میں ہر ایک مسلمان اُن کی سند و اجازت حاصل کر چکا ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ +

ہم نے قاریوں کی سُہولت کے لیئے ہر آیت کے متعلق پارے اور سورت کے بھی نشان لگا دیئے ہیں کہ جس وقت کوئی چاہے اُن کے پتے سے قرآن مجید میں وہ آیت نکال لے +

الْمُذْنِبُ الْمُفْتَقِرُ اِلَی اللّٰہِ الصَّمَدِ محمد نذیر احمد وَفَّقَہُ اللّٰہُ لِلتَّزَوُّدِ لِغَدٍ

کافروں کی ایذاؤں سے محفوظ رہنے کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (ممتحنہ ع ۱- پارہ ۲۸)

اے ہمارے پروردگار ہم تجھ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں (کے زور وظلم) کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بے شک تو زبردست (اور) حکمت والا ہے +

حضرت یوسف علیہ السلام کی دُعائیں

بدوں کی صحبت سے طلب نجات کی دُعا

رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ۝ (یوسف ع ۴ پارہ ۱۲)

اے میرے پروردگار جس (حرکت ناشایستہ) کی طرف (یہ عورتیں) مجھ کو بلا رہی ہیں قید (میں رہنا) مجھ کو اس سے کہیں زیادہ پسند ہے اور اگر ان کے چرتروں کو تو نے مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل اور نادانوں میں (کا ایک نادان) ہو جاؤں گا +

ل یہ دُعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے وقت کے مسلمانوں کی ہے ۱۲ +

ل یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دُعا ہے کہ جب زلیخا اور اُس کی سہیلیوں نے اُن کو ارتکاب گناہ پر مجبور کیا تو انھوں نے اُن کے نرغے سے بچنے کے لیئے یہ دُعا کی۔ یہ دُعا کرتے وقت اُن کو اور کوئی مفر نہ سوجھا ہوگا ورنہ اگر مطلق عورتوں کے چرتروں کے دفع کرنے کی دُعا فرماتے تو خدا کو ہر طرح کی قدرت ہے کیف بندہ جہاں تک ہو بہتری کی دُعا مانگے ۱۲ +

دوسروں کے لیئے طلب مغفرت کی دُعا

۱ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف ۔ ع ۱۰ پارہ ۱۳)	۲ خدا تمھارے قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہی +

انجام بخیر ہونے کی دُعا

۲ رَبِّ ۳ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ	۳ اے میرے پروردگار تُونے (اپنی مہربانی سے) مجھ کو حکومت میں سے بھی حصّہ دیا

۱ حضرتِ یُوسف کو اُن کے بے مات بھائیوں نے براہِ حسد باپ کو دھوکا دے بستی کے باہر جاکر کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا تھا اُدھر سے کوئی قافلہ گزرا اور اُن کو پانی کی ضرورت ہوئی اُن کے سقّے نے اسی اندھے کنویں میں ڈول لٹکایا حضرتِ یُوسف علیہ السلام ڈول میں بیٹھ باہر آگئے بھائی آس پاس لگے تھے اُنھوں نے اِنھیں غلام بتاکر قافلے والوں کے ہاتھ بیچ دیا پھر قافلے والوں سے عزیز مصر نے مول لیا وہاں دربارِ شاہی میں یُوسف رہنے سہنے لگے اور رفتہ رفتہ بادشاہ کے معتمد علیہ وزیر خزانہ ہوگئے اُن دنوں مصر کے علاقہ میں بڑا سخت قحط پڑا اور یُوسف علیہ السلام کا وطن کنعان بھی قحط کی زد میں آگیا یوسف علیہ السلام نے اپنے ہاں مصر میں غلّہ پہلے سے فراہم کر رکھا تھا اور رعایا مصر کو سستے داموں دیا جاتا تھا یہ خبر سُن کر یُوسفؑ کے بھائی بھی غلّہ لینے مصر میں آئے اور تیسرے پھیرے میں یُوسف علیہ السلام نے اپنے تئیں اِن پر ظاہر کیا بے شک بھائیوں کو اپنی بدسلوکی یاد کرکے سخت ندامت ہوئی ہوگی یُوسف علیہ السلام نے اپنے اعلیٰ درجے کی فراخ حوصلگی ظاہر کی۔ اور بھائیوں کو ملامت تک بھی تو نہ کی ورنہ اِس وقت یُوسفؑ با اختیار تھے جو چاہتے کر گزرتے۔ اور کہا تو یہ کہا کہ خدا بھی تُمھارے قصور معاف کرے ۱۲+

۲ یُوسف علیہ السلام کی حالت میں جو تغیرِ عظیم واقع ہوا ایسا بھی شاذونادر ہی واقع ہوتا ہوگا کہ تمام اولاد میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے یعقوب علیہ السلام کے بڑے چہیتے تھے بے مات بھائیوں کو اُن کی اِس حالت پر حسد ہوا دھوکے سے لے جا بستی کے باہر کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا ایک راہ چلتے قافلے نے اتفاق سے کنویں سے باہر نکالا تو بھائیوں نے غلام بتا کر اونے پونے کو بیچ دیا قافلے والوں نے مصر میں لے جا عزیز کے ہاتھ بیچا رفتہ رفتہ خود عزیز مصر ہوئے یعنی بادشاہ سے دوسرے درجے پر۔ کہاں وہ غلامی کہاں یہ سلطنت جب اِن انقلابات کے بعد یُوسفؑ کی طبیعت دُنیا سے سیر ہوگئی اور خدا سے ملنے کا شوق غالب آیا تو اُنھوں نے یہ دُعا کی ۱۲+

Marfat.com

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ (یوسف ع ۱۱ پارہ ۱۳)	اور بقدرِ مناسب مجھ کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر دینی بھی سکھائی اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں تو ہی میرا کارساز ہے۔ تو (اب) مجھ کو اپنی فرمان برداری کی حالت میں (دُنیا سے) اُٹھالے اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں (لے جا) داخل کر +

حضرتِ زکریا علیہ السلام کی دُعائیں

طلبِ اولاد کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً	اے میرے پروردگار اپنی جناب سے مجھ کو (بھی) نیک اولاد

لے یہ دُعا اور نیز بعد کی دو دُعائیں حضرت زکریا علیہ السلام کی ہیں کہ اُنھوں نے خدا تعالیٰ سے فرزند کی درخواست کی یہ حضرت مریم علیہا السلام کے خالو تھے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے سالی کے بیٹے تھے۔ بیت المقدس کی خدمت ان کے خاندان میں تھی اور اس خدمت کے تعلق سے ان کو رات دن بیت المقدس میں حاضر رہنا پڑتا تھا۔ ان خدمتوں کے علاوہ ایک امامت بھی تھی جو اس خاندان میں چلی آتی تھی مگر حضرت زکریا علیہ السلام لاولد تھے اور بیت المقدس کی خدمات جلیلہ کے لیے اُن کو فرزند نرینہ کی تمنا تھی ادھر اُن کے ہاں اولاد ہوئی بھی تو لڑکی مریم اس پر بھی اُنھوں نے مریم کو خدامِ بیت المقدس کے حوالے کر دیا اور حضرت زکریا اُن کے سرپرست اور متکفلِ پرورش قرار پائے حضرت زکریا نے مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کے ایک گوشے میں جگہ بنا دی تھی اور وہیں مریم علیہا السلام رہا کرتی تھیں۔ وقت پر حضرت زکریا علیہ السلام اُن کو کھانا پانی پہنچا دیا کرتے اور وہ کھالیا کرتیں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ زکریا علیہ السلام مریم کو کھانا دینے گئے تو اُن کے پاس بے موسم کے پھل رکھے ہوئے دیکھے پوچھا کہ مریم! یہ پھل تمھارے پاس کہاں سے آتے ہیں اُنھوں نے جواب دیا کہ خدا اپنی قدرت سے بھیج دیتا ہے حضرت زکریا کو اولاد کا خیال تو ہمہ وقت رہتا ہی تھا اور عمر کے لحاظ سے مایوسی بھی تھی۔ بے موسم کے پھل دیکھ کر دل میں ایک توقع پیدا ہوئی کہ کیا عجب ہے خدا اپنا فضل کرے اور بڑھاپے میں مجھ کو اولاد عنایت فرمائے چنانچہ مریم کے پاس کھڑے کھڑے خدا کی درگاہ میں یہ دُعائیں کیں اور حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔ ۱۲+

Marfat.com

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ۝ (اٰل عمران ع ۴ پارہ ۳)	عنایت فرما کہ تو (سب کی) دُعائیں سُنتا ہے +

طلب اولاد کی دُعا

۲ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّ لَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِیۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ (مریم ع ۱ پارہ ۱۶) ۱۹	۲ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر (ہے کہ) بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اُٹھا ہے اور اے میرے پروردگار تیری جناب میں دُعا کر کے میں (کبھی) محروم نہیں رہا اور اپنے (مرے) پیچھے مجھ کو (اپنے) بھائی بندوں سے خوف ہے کہ کہیں میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں اور میری بی بی بانجھ ہے پس اپنی طرف سے مجھ کو ایک جانشین (یعنی فرزند) عطا فرما جو میرا (بھی) وارث ہو اور نسل یعقوب کا (بھی) وارث ہو (یعنی دین کو سنبھالے) اور اے میرے پروردگار اُس کو مقبول (خاص و عام بھی) کر +

ایضاً

۳ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۝ (انبیاء ع ۶ پارہ ۱۷)	۳ اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ اور (یوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر (وارث) ہے +

حضرتِ ایُّوب علیہ السلام کی دُعائیں

سلبِ مرض کی دُعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (اَنبیاء - ع ۶ - پارہ ۱۷) [1]	(اے میرے پروردگار مجھ کو (یہ) بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (تو میرے حال پر رحم فرما اور مجھے شفا دے) +

ایضاً

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ (صٓ - ع ۴ - پارہ ۲۳) [2]	(اے میرے پروردگار) مجھ کو شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے (تو مجھ کو اس تکلیف سے نجات دے) +

حضرتِ یُونس علیہ السلام کی دُعا

عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے اور طلبِ نجات کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ	(اے خدا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے میں نے

۱؎ یہ دُعا حضرتِ ایُّوب علیہ السلام کی ہے حضرتِ ایُّوب بڑے خوش حال پیغمبر تھے مال اور اولاد سب ہی طرح کی برکت خدا نے اُن کو دی تھی پھر خدا نے ان کا صبر آزمانے کے لیے ان کو مُبتلائے مصائب کیا مصیبتوں میں سے ایک مصیبت یہ بھی تھی کہ ان کو جذام کا مرض لگ گیا تھا اور زخموں میں پک کر کیڑے پڑ گئے تھے مگر ایُّوب علیہ السلام صبر کے بندے تھے اور ہمہ وقت شکر کرتے رہتے تھے اور اپنی تندرستی اور خوش حالی کے لیے خدا کی جناب میں دُعا کرتے تھے چنانچہ ان ہی دُعاؤں کی برکت سے وہ بھلے چنگے بھی ہو گئے اور خدا نے اُن کی حالت ہر طرح پر اُن کے خاطر خواہ درست کر دی ۱۲ +

۲؎ یہ دُعا حضرتِ یُونس علیہ السلام کی ہے اور اُن کا حال یہ ہے کہ جس طرح دوسرے پیغمبروں کو اُن کی اُمت

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (انبیاء ع ۶ پارہ ۱۷)	(بڑا ظلم کیا +

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعائیں

عملِ صالح کی توفیق اور انجام بخیر کی دُعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ	اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیئے ہیں تیرے اُن احسانات کا شکر ادا کروں اور زندگی بھر ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تُو پسند فرمائے اور

بقیہ صفحہ ۷۱ ۔ کے لوگ جھٹلاتے چلے آئے ہیں اِن کی اُمّت نے بھی اِن کو پیغمبر نہ مانا اور ایذائیں دیں خدا نے اِن کی اُمّت پر عذاب بھیجنا چاہا اور کچھ مُہلت دی کہ اِس مُدّت میں توبہ و استغفار نہ کریں تو عذاب نازل ہو یونس علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف سے بالکل مایوسی تھی چنانچہ عذاب کے ڈر سے پہلے سے نکل بھاگے اِدھر اِن کی قوم کو خدا نے توفیق دی اور مرد و زن بچے سب بستی سے باہر نکل پڑے اور روئے پیٹے عذاب ٹل گیا لیکن یونس علیہ السلام جلدی کر کے نکل بھاگے تھے اب اُن کو واپس آتے ہوئے شرم دامنگیر ہوئی کہ لوگ پہلے ہی میرا کہنا نہیں مانتے تھے اب تو میری طرف رُخ بھی نہیں کریں گے چاہا کہ دوسری طرف نکل جائیں اور قوم میں واپس نہ آئیں راہ میں پڑتا تھا دریا یہ بھی ناؤ میں سوار ہوئے ناؤ چلتے چلتے ایک جگہ رُک گئی ناخدا نے کہا کہ کشتی میں کوئی غلام ہے جو اپنے مالک کے ہاں سے بھاگ آیا ہے وہ اُترے تو ناؤ چلے قرعہ ڈالا تو یونس علیہ السلام کا نام نکلا اِن کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا اور اِن کو مچھلی نے نگل لیا تب اِن کو اپنی غلطی پر تنبّہ ہوا اور سمجھے کہ وہ بھاگا ہوا غلام میں ہی ہوں ۔ توبہ کی قصور معاف ہوا ۱۲ +

سلہ حضرت سلیمان علیہ السلام خود بھی بادشاہ اور پیغمبر تھے اور اُن کے والد داؤد علیہ السلام بھی۔ سلیمان علیہ السلام جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے تھے ایک مرتبہ کسی طرف کو لشکر لیئے چلے جا رہے تھے راستے میں چیونٹیوں کے کھندانے پڑتے تھے لشکر کو آتا دیکھ ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں کو خبردار کر دیا کہ اپنے اپنے بلوں میں گھس رہو ایسا نہ ہو کہ سلیمان کے لشکر کی روندن میں آ جاؤ۔ چیونٹی کی اِس بات کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سُنا اور سمجھا اور اِس علم کی نعمت پر خدا کا شکر کیا اور عملِ صالح اور انجام بخیر کی اپنے حق میں دُعا کی ۱۲ +

اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ○ (نمل-ع ۲-پارہ ۱۹)+	(آخر کار مرے پیچھے) تو مجھ کو اپنے کرم سے اپنے نیک بندوں میں (سے جا) داخل کر+

مغفرت اور نیز جاہ و سلطنت کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (ص-ع ۳-پارہ ۲۳)	اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور مجھ کو ایسی سلطنت عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو بڑا فیاض ہے+

ملکہ بلقیس کی دُعا

طلب توبہ اور استغفار کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ	اے میرے پروردگار (میں جو اتنے دنوں آفتاب پرستی کرتی رہی اس سے) میں نے اپنا ہی نقصان کیا اور

[1] مفسرین نے یہ قصہ نقل کیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام بے اولاد تھے اور ان کو اپنے لشکریوں کی دل جوئی کرنی پڑتی تھی تو ایک بار ان کا ناز بے جا دیکھ کر سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میری ستر بیبیاں ہیں سب پاس جاؤں تو ستر بیٹے ہوں اور ان کی مدد سے خدا کی راہ میں جہاد کروں اور سلطنت کو بڑھالوں مگر ان شاء اللہ کہنا بھول گئے پیغمبر کی اتنی غفلت بھی شانِ پیغمبری کے خلاف ہے چنانچہ ستر کی جگہ ایک بی بی سے بیٹا ہوا وہ بھی کچا ادھورا۔ لوگوں نے لاکر تخت پر ان کے سامنے رکھ دیا کہ لیجیے یہ آپ کا وارثِ تخت و تاج ہے۔ اب سلیمان علیہ السلام کو خیال ہوا کہ بیٹوں پر اعتماد کرنا خلافِ توکل تھا اور انھوں نے خدا سے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور ازدیادِ سلطنت کے لیئے خدا سے مدد چاہی ۱۲+ [2] یہ ملکہ بلقیس کی دُعا ہے۔ بلقیس حضرت سلیمانؑ کی ہمعصر ملکہ تھی حضرت سلیمانؑ نے اس کا تخت جو اس زمانہ میں بڑا مشہور تھا روحانی قوت کے ذریعہ سے اٹھوا منگایا اور آخر کو بلقیس بھی حاضرِ خدمت ہوئی اور حضرت سلیمانؑ پر ایمان لائی اور ان کی منکوحات میں بھی داخل ہوئی۔ بلقیس کی یہ دُعا توبہ ہے جو اس نے آفتاب پرستی سے کی ۱۲+

Marfat.com

اَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَیۡمٰنَ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ (نمل ع ۳- پارہ ۱۹)+	اب میں سلیمان کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین پر ایمان لائی +

حضرت شعیب علیہ السلام کی دُعا

دُشمنوں پر غلبہ پانے کی دُعا

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ۝ (اعراف ع ۱۱ پارہ ۹)	اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں (جو جھگڑا آکر پڑا ہے تو ہی اُس کا) حق حق فیصلہ کر اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے +

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعائیں

دُعائے قبولِ توبہ

سُبۡحٰنَکَ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ (اعراف ع ۱۷ پارہ ۹)	اے میرے پروردگار تیری ذات پاک ہے میں (نے جو تیرے دیکھنے کی بے جا درخواست کی تھی) تیری جناب میں (اُس سے) توبہ کرتا ہوں اور (تجھ پر) ایمان لانے والوں میں پہلا (ایمان لانے والا بندہ) میں ہوں +

۵۱ یہ حضرتِ شعیب علیہ السلام کی دُعا ہے۔ یہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے خسر ہیں خدا نے اِن کو اہلِ مدین کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا اِن لوگوں میں یہ بڑا عیب تھا کہ علاوہ دوسری بدکرداریوں کے تول اور ماپ میں کمی کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے تھے۔ غرض شعیب علیہ السلام اور اُن کی اُمّت میں کشمکش ہوا کی یہاں تک کہ وہ لوگ زلزلے سے ہلاک کر دیے گئے تو شعیب علیہ السلام نے کشمکش کے دِنوں میں یہ دُعا کی تھی ۱۲+

۵۲ یہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی دُعا ہے کہ اُنھوں نے شوق کے جوش میں خدا سے درخواست کی تھی کہ میں ایک نظر تجھ کو دیکھنا چاہتا ہوں لیکن اِس جوش میں یہ بات اُن کے ذہن سے اُتر گئی کہ خدا چشمِ سر سے

بقیہ

Marfat.com

طلبِ رحم و مغفرت کی دُعا

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَ اَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝ (اعراف ع ۱۸ پارہ ۹)	اے میرے پروردگار میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف فرما اور ہم (دونوں) کو اپنی رحمت (کے سایہ) میں لے اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے +

توبہ و استغفار کی دُعا

رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا بِمَا	اے میرے پروردگار اگر تو چاہتا تو مجھ سمیت اِن لوگوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیتا ہم میں سے جو لوگ

بقیہ صفحہ ۷۴ ۔ دیکھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ اُس کو جس نے دیکھا چشمِ دل سے دیکھا یعنی مخلوقات سے خالق کو پہچانا کہ جو کچھ دُنیا میں ہے آپ سے آپ تو نہیں ہو گیا جس کے کرنے سے ہوا وہی خدا ہے ۔ چنانچہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو زجر فرمایا کہ تم ہم کو نہیں دیکھ سکو گے یعنی تم میں چشمِ سر سے ہمارے دیکھنے کی صلاحیت نہیں اور یہ تم کو اِس طرح ثابت ہو جائے گا کہ اِس سامنے کے پہاڑ پر ہم اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھاتے ہیں تم اسی کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکو گے چنانچہ نہیں معلوم وہ کیا کرشمہ قدرت تھا جو خدا نے پہاڑ پر ظاہر کیا زلزلہ تھا یا کوہِ آتش فشاں کی طرح کا کچھ ظہور تھا ۔ بہرکیف موسیٰ اُسی ظہور کے ہوتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے ہوش آیا تو ان لفظوں میں توبہ کی جو دُعا میں ہیں ۱۲ +

ف ۱ موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے تورات دینے کے لیے کوہِ طور پر بلوا بھیجا تھا یہ گئے تو اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب کر گئے اِن کو واپس آنے میں دیر ہوئی تو بنی اسرائیل بے چین اور ڈھل مل یقین تو تھے ہی ایک شخص سامری کے بہکانے سے چاندی سونے کے بچھڑے کی مورت بنا لگے پوجنے حضرت موسیٰ نے واپس آ کر یہ حال دیکھا تو بڑے ناخوش ہوئے اور ہارون علیہ السلام سے دست و گریبان ہو پڑے اُنھوں نے معذرت کی اور اپنی مجبوری ثابت کی تب کہیں جا کر موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا اُس پشیمانی کے وقت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دُعا کی ۱۲ +

ف ۲ یہ دُعا بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے اور جس وقت کی ہے ترجمے اور حاشیے کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے ۱۲ +

Marfat.com

فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۚ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ (اعراف۔ع ۱۹ پارہ ۹)	احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے کیا اُس کی پاداش میں تو ہم کو ہلاک کیئے دیتا ہے یہ سب تیرے کرشمے ہیں ان (کرشموں) سے جس کو تو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام بخشنے والوں سے بہتر (بخشنے والا) ہے ف اور اِس دُنیا اور آخرت (دونوں) کی بہتری ہمارے لیئے لکھ دے ہم تیری ہی طرف رجوع ہوئے

توبہ و استغفار کی دُعا

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي (قصص۔ع ۲ پارہ ۲۰) [۲۸]	اے میرے پروردگار (یہ تو ہیں نے اپنے اوپر بڑا ہی) ظلم کیا تو میرا گناہ معاف فرما

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کی توبہ کرانے کو اپنی قوم کی طرف سے ستر آدمی منتخب کر کے کوہِ طور پہلے گئے وہاں جو ان لوگوں نے کلام الٰہی سُنا تو موسیٰ سے درخواست کی کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں تمھارے کہنے کا اعتبار نہیں کریں گے کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے اِس گستاخی کی سزا میں اُن پر بجلی آگری اور ہلاک ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی کہ خدایا یہ لوگ کم عقل ہیں ان پر رحم فرما تو خدا نے اُن کو پھر زندہ کیا۔ یہ اُسی وقت کی دُعا ہے جو حضرت موسیٰؑ نے کی ۱۲

لہ موسیٰ علیہ السلام ابھی پیغمبر نہیں ہوئے تھے کہ اُن کو یہ اتفاق پیش آیا کہ شہر میں چلے جا رہے تھے دیکھا کہ اُن کی قوم بنی اسرائیل میں کا ایک شخص اور فرعونیوں میں کا ایک شخص دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں

Marfat.com

پہلا باب

(دُعا داخلِ فطرتِ انسانی ہے)

یعنی خدا نے آدمی کا دل ہی ایسا بنایا ہی کہ حاجت پڑے پر خدا کو پکارتا ہی

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ
تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ
مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ
تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (انعام ع ۶ - پارہ ۷)

(اے پیغمبر اِن سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر عذابِ خدا تمہارے سامنے آموجود ہو یا فرض کرو کہ اسی دم قیامت تمہارے سامنے آکھڑی ہو تو اگر تم (اپنے دعویِ شرک میں) سچے ہو تو کیا (اُس وقت بھی خدا کے سوا (دوسرے معبودوں) کو پکارنے لگوگے (دوسرے معبودوں کو تو نہیں) بلکہ اُسی (ایک خدا) کو پکاروگے تو جس (آفت کے دور کرنے کے لیئے (اُس کو) پکاروگے اگر اُس کی مرضی میں آئے گا تو اُس کو دور کردیگا اور جن (معبودوں) کو تم شریکِ (خدائی) بناتے ہو (اُس وقت سب کو) بھول جاؤگے

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ
اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ
كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

(انعام ع ۸ - پارہ ۷)

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہی (جب) تم (ایسے مواقع پر) گڑگڑا (گڑگڑا) کر اور چپکے (چپکے) اُس سے دُعائیں مانگتے ہو (اور عہد کرتے ہو کہ) اگر خدا ہم کو اِس (مصیبت) سے نجات دے تو ہم ضرور اُس کے شکرگزار (بندے) ہوکر رہیں گے (اے پیغمبر یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی اِن سے) کہو کہ اِن (اندھیروں) سے اور ہر طرح کی سختی سے خدا ہی تم کو نجات دیتا ہی پھر (اس پر بھی) تم خدا کے شریک ٹھیراتے ہو

Marfat.com

بدکاروں کی مدد سے الگ رہنے کی دعا

رَبِّ[۵] بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝ (قصص[۲۸] ع ۲ پارہ ۲۰)	اے[۵] میرے پروردگار جیسا تو نے مجھ پر (یہ) احسان کیا ہے میں بھی آیندہ کبھی شریر آدمیوں کا مددگار نہیں بنوں گا +

دشمنوں کے ہاتھ سے نجات پانے کی دعا

رَبِّ[۶] نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (قصص[۲۸] ع ۲ پارہ ۲۰)	اے[۶] میرے پروردگار مجھ کو ان ظالم لوگوں سے نجات دے +

طلب رزق کی دعا

رَبِّ[۷] اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (القصص[۲۸] ع ۳ پارہ ۲۰)	اے[۷] میرے پروردگار تو (اپنے خوان کرم سے اس وقت) جو (نعمت بھی) مجھ کو بھیج دے میں اس کا (سخت) حاجتمند ہوں +

بقیہ صفحہ ۷۶ - موسیٰ علیہ السلام نے قومیت کا پاس کرکے اپنے ہم قوم کی حمایت کی اور فرعونی پر ایک مکا چلا دیا اتفاق سے وہ مرگیا اگرچہ موسیٰ علیہ السلام بھاگ کر فرعون کے مواخذے سے بچ گئے مگر قتل نفس گو بلا قصد و ارادہ ہو آخر ہے تو بری بات اور آدمیوں کے علاوہ وہ خدا کا بھی گناہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس آیت اور آیندہ کی دوسری آیت کے الفاظ میں اسی گناہ کی معافی خدا سے مانگی ۱۲+

۵ موسیٰ علیہ السلام قبطی یعنی قوم فرعون میں سے ایک شخص کو بلا قصد مار ڈالنے کی وجہ سے مواخذہ فرعون سے ڈر کر بھاگے تو اس وقت یہ دعا کی ۱۲+

۷ موسیٰ علیہ السلام قتل قبطی کے بعد جس کا مذکور اوپر کی آیتوں میں ہو چکا ہے مصر سے بھاگے تو مدین جا کر دم لیا جہاں فرعون کا عمل دخل نہ تھا جب مدین پہنچے ہیں تو بھوکے تھے اور زاد راہ پاس نہ تھا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی ۱۲+

Marfat.com

ادعیہ بنی اسرائیل

دشمنوں پر فتحیابی کی دعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○

(بقرہ[1] - ع ۳۳ - پارہ ۲)

اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کی پکھالیں) انڈیل دے اور (معرکہ جنگ میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے +

ظالموں سے نجات پانے کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○

(یونس[2] ع ۹ پارہ ۱۱)

اے ہمارے پروردگار ہم کو (ان) ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو (ان لوگوں کے پنجے) سے نجات دے جو کافر ہیں +

[1] یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت کا واقعہ ہے کہ طالوت بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا اور حضرت داؤد اُس کے لشکریوں میں تھے اور ایک تھا جالوت وہ بنی اسرائیل اور طالوت کا مخالف تھا طالوت لشکر لے کر جالوت پر چڑھا تو اُس کے ہمراہیوں نے لڑائی سے پہلے یہ دُعا کی ۱۲ +

[2] یہ بنی اسرائیل کی دُعا ہے اور اُس وقت کی ہے کہ خدا بنی اسرائیل کو فرعون اور اُس کے لوگوں کے پنجۂ ظلم سے جلد نجات دینے والا ہے اور موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو نجات کی خوشخبری سُناتے اور اُن کی ڈھارس بندھاتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے سمجھانے سے بنی اسرائیل یہ دُعا کرتے ہیں ۱۲ +

Marfat.com

ظالم دشمن کے نیست و نابود ہونے کی دعا

عربی[۱] رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ (یونس ع ۹ پارہ ۱۱)	اردو اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بڑی) شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے (اور) اے ہمارے پروردگار (یہ سازو سامان تو نے اُن کو اسی غرض سے دے رکھا ہے) کہ (لوگوں کو) تیرے رستے سے بہکائیں تو اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب دردناک کے دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں +

شرح صدر اور بڑے کاموں کے سرانجام کی توفیق اور زبان کی لکنت کھلنے کی دعا

عربی[۲] رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ	اردو اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر اور میری زبان (میں جو لکنت) کی

[۱] موسیٰ علیہ السلام کی یہ اُس وقت کی دعا ہے کہ جب فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت موسیٰ بحکم خدا بنی اسرائیل کو رات کے وقت مصر سے لے کر بھاگے اور آخر کو فرعون نے تعاقب کیا اور اسی تعاقب میں وہ اور اُس کا لشکر غرق ہوا ۱۲ +

[۲] موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری ملی اور کچھ معجزے بھی عطا ہوئے اُس وقت بار آوری خدمت رسالت کے لحاظ سے یہ دعا کی ۱۲ +

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ○ هٰرُوْنَ اَخِي ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ○ (طٰهٰ - ع ۲ - پارہ ۱۶)	گرہ (پڑی ہوئی ہے اُس کو بھی) کھول دے تاکہ لوگ میری بات (اچھی طرح) سمجھیں اور میرے کُنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر اُن سے میری ڈھارس بندھا اور میرے کام میں اُن کو شریک کرتا کہ ہم دونوں (یک دل ہو کر) کثرت سے تیری تسبیح (و تقدیس) کریں اور کثرت سے تیری یادگاری میں لگے رہیں تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے+

فرعون کے جادوگروں کی دُعا جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے

(دشمنوں کے مقابلے میں صبر و سہارا اور انجام بخیر ہونے اور سلامتیِ ایمان کی دُعا)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ	الٰہی ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کی پکھالیں) اُنڈیل دے اور

لے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر بن کر فرعون کے پاس گئے اور عصا اور ید بیضا کے معجزے دکھائے کہ لکڑی کو ڈال دیتے تو اژدہا بن جاتا اور اُٹھا لیتے تو لاٹھی کی لاٹھی اور بغل سے ہاتھ نکال کر دکھاتے تو اُس کی چمک سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چُندھیانے لگتیں۔ اِس پر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر سمجھا اور مقابلے کے لیے سارے ملک کے جادوگر جمع کیے اور ایک اکھاڑے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوا۔ جادوگروں نے ایسی نظربندی کی کہ اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ بن کر تمام میدان میں پھرتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا اور اُس نے جادوگروں کے تمام سنپولیوں کو ہڑپ کر لیا جادوگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ فرعون کے دل کو خدا نے سخت کر دیا اور اُس نے جادوگروں کو دھمکایا کہ میں تمھارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹواؤں اور تم کو سُولی دوں تو سہی اُس حالت میں تو مسلم جادوگروں نے یہ دُعا کی ۱۲+

تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ○ (اعراف - ع ۱۴ پارہ ۹)	(اپنی) فرمان برداری (ہی) کی حالت میں ہم کو (دنیا سے) اُٹھا لے +

فرعون کی بی بی آسیہ کی دُعا

دشمنوں کے پنجۂ ظلم سے نجات پانے کی دُعا

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ	اے میرے پروردگار میرے لیئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون اور اُس کے کردار (بد) سے نجات دے

۱ے فرعون بے عون تو خدا ہونے کا مُدعی تھا اور اُس کی بی بی آسیہ مومنہ تھی اور اُسی نے حضرت موسیٰ کو پرورش کیا تھا کہ جن دنوں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے فرعون نے مُنادی کرادی تھی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اُس کو فوراً مار دو۔ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ کو بڑا تردُّد ہوا۔ اور تردُّد کا محل ہی تھا لیکن اُنھوں نے خدا کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں رکھ دریائے نیل میں بہا دیا۔ دریائے نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی صندوق بہتے بہتے محل میں اٹکا۔ آسیہ نے نکلوایا تو موسیٰ برآمد ہوئے اُس نے ترس کھا کر اُن کو بیٹے کی طرح پالا پرورش کیا۔ غرض آسیہ اپنے شوہر فرعون کی خدائی کی قائل نہ تھی اور ایسے اختلاف کی حالت میں میاں بی بی آپس میں ضرور لڑتے رہتے ہوں گے اور فرعون کے ہاتھوں سے آسیہ کو ضرور تکلیفیں بھی پہنچتی ہوں گی اور وہ خداپرست بی بی فرعون کے پنجۂ غضب سے نجات پانے کی دعائیں کرتی رہتی تھی ۱۲ +

Marfat.com

وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ⑪

(تحریم - ع ۲ پارہ ۲۸)

اور (نیز) مجھ کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے +

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

طلب رزق کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

(مآئدہ - ع ۱۵ پارہ ۷)

اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اُتار (اور) خوان (کا اُترنا) ہمارے لیئے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیئے عید قرار پائے اور (یہ) تیری طرف سے (ہمارے حق میں تیری قدرت کی ایک) نشانی (ہو) اور ہم کو (اپنے خوانِ کرم سے) روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں میں بہتر (روزی دینے والا) ہے +

لہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت سے اپنی پیغمبری تسلیم کرانے کے لیئے خدا سے ایک خوانِ طعام اُتارنے کی درخواست کی شاید یہ اُس طرح کا معجزہ ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بنی اسرائیل پر منّ و سلویٰ اُترا کرتا تھا اور عیسائیوں میں اُس خوان کی یادگار ابھی تک قائم ہے کہ جب عیسائی بناتے ہیں تو پانی کے چھینٹے دیتے ہیں اور بسکٹ کا ٹکڑا اور تھوڑی سی شراب کھلا پلا دیتے ہیں - پانی کے چھینٹے دینے کو اُن کی اصطلاح میں اصطباغ کہتے ہیں اور یہ غسل کے قائم مقام ہے اور روٹی اور شراب کی بابت کہتے ہیں کہ روٹی حضرت عیسیٰؑ کا گوشت ہے اور شراب اُن کا خون ۱۲ +

Marfat.com

حضرت مریم کی والدہ حنّہ کی دُعائیں

قبولِ نذر کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (اٰلِ عمران - ع ۴ پارہ ۳)

۱ اے میرے پروردگار میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اُس کو میں (دُنیا کے کام کاج سے) آزاد کرکے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما کہ تو (سب کی) سُنتا (اور سب کی نیتوں کو) جانتا ہے +

اغوائے شیطانی سے محفوظ رہنے کی دُعا

اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ (اٰلِ عمران ع ۴ پارہ ۳)

۲ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطانِ مردود (کے اغوا) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں +

۱ یہ اور ذیل کی دُعا حضرت مریم کی والدہ کی ہے کہ اِن کا خاندان بیت المقدس کا خادم تھا اُس کی صفائی ستھرائی امامت غرض ہر طرح کی خدمت اِس خاندان میں تھی مگر خدا کی قدرت اولاد کی کمی تھی اور خاصکر اولادِ نرینہ کی کہ امامت اُن کو شایاں ہو - حضرت مریم کی والدہ حاملہ ہوئیں اور مریم علیہا السلام اُن کے پیٹ میں پڑیں تو اُن کو ضرور توقع رہی ہو گی کہ بیٹے کا حمل ہے اور وضعِ حمل سے پہلے اُنھوں نے منت مانی کہ میں اِس بچے کو خدمتِ بیت المقدس کے لیے خدا کی نذر کرتی ہوں - نذر کرتے وقت جو دُعا کی وہ پہلی دُعا ہے - پھر جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو اُن کی والدہ نے دُوسری دُعا کی اور نسلِ مریم کو اغوائے شیطانی سے محفوظ رہنے کے لیے خدا کی پناہ میں دے دیا ۱۲ +

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دُعا

قبولِ ایمان کی دُعا

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (اٰلِ عمران ع ۵ پارہ ۳)	اللہ کے طرفدار ہم - ہم اللہ پر ایمان لائے اور (حضرت!آپ بھی) اِس بات کے گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں ف (اور جنابِ الٰہی میں عرض کیا کہ) اے ہمارے پروردگار انجیل جو تُو نے اُتاری ہے ہم اُس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسُول (یعنی عیسیٰ) کی پیروی اختیار کرلی تو ہم کو (بھی اُن کی) تصدیق کرنے والوں میں لکھ رکھ

حضرتِ لوط علیہ السلام کی دُعائیں

بے دین کی صحبت سے نجات پانے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ (شعراء ع ۹ پارہ ۱۹)	اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو اِن (ناپاک) کاموں (کے وبال) سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں نجات دے

لہ عیسیٰ علیہ السلام کو اُن کی اُمت نے جھٹلایا تو اُنھوں نے تنگ دِل ہو کر قوم سے فریاد کی کہ تم میں کوئی بھی ہے جو خدا کے کام میں میری مدد کرے - اِس پر حواری یعنی حضرتِ عیسیٰ کے اصحاب آمادہ ہو گئے اور اُنھوں نے اسلام لانے کے وقت یہ دُعا کی ۱۲ +

ف بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرتِ عیسیٰؑ پر ایمان لائے تھے اُن کو حواری کہتے ہیں اصل میں حور کے معنی سفیدی کے ہیں تو یا تو حواریوں کو حواری اِس لیئے کہا کہ اُن میں بعض دھوبی تھے یا اِس لیئے کہ اُنھوں نے حضرتِ عیسیٰؑ سے اور لوگوں نے اُن سے اصطباغ پایا کہ وہ ایک طرح کا غسل ہے جو عیسائی کرتے وقت اب تک دیا جاتا ہے اور اب تو حواری خالص دوست کو کہتے ہیں ۱۲ +

ک لوط علیہ السلام کی اُمت کے لوگ اَمرد پرست تھے اور لوط علیہ السلام اُن سے یہ عادتِ بد ترک کرانے کے درپے تھے مگر اُنھوں نے نہیں مانا اور آخر خدا نے اُن کا طبقہ اُلٹ دیا - لوط علیہ السلام نے اُن کی صحبتِ ناپاک سے نجات پانے کے لیئے یہ دُعا کی ۱۲ +

Marfat.com

مفسد لوگوں پر فتح پانے کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ (عنکبوت ع ۳ پارہ ۲۰)

اے میرے پروردگار (ان) مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر +

انبیائے سابقین کے اصحاب کی دُعا

دشمنوں کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ (آل عمران ع ۱۵ پارہ ۴)

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے +

اصحاب کہف کی دُعا

طلب رحمت اور استقامت کی دُعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً

اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما

۱؎ قرآن میں اس کی توصراحت نہیں کہ یہ کن لوگوں کی دُعا ہے مگر ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے وقت کے پیغمبروں کے ساتھ کافروں پر جہاد کرتے رہے ہیں ۱۲ +

۲؎ کہف عربی میں پہاڑ کے غار اور کھوہ کو کہتے ہیں۔ اصحاب کہف علی اختلاف الاقوال سات یا آٹھ ایمان دار لوگ تھے اِن کے وقت کا بادشاہ بُت پرست تھا اور رعیت کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا یہ لوگ ایمان کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا چھپے اور ان کا کتّا بھی ان کے ساتھ ہولیا

وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (کہف ۱۸ - ع ۱ پارہ ۱۵)	اور ہمارے (اس) ارادے کی کامیابی کے سامان) مہیا کر +

باغ والوں کی دُعا

توبہ و استغفار کی دُعا

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ (ن ۶۸ - ع ۱ پارہ ۲۹)	ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بے شک ہم ہی قصور وار تھے +

بقیہ صفحہ ۸۵ وہ کھوہ ایک محفوظ جگہ تھی جہاں کسی کا گزر نہ ہوتا تھا۔ کھانے پینے کی شکل تھی تو خدا نے اپنی قدرت سے ان پر نیند کی ایک حالت طاری کردی اور اسی حالت میں تین سو نو برس تک پڑے سوتے رہے اور ان کے جسم بے کھائے پیئے صحیح سالم رہے پھر خدا نے ان کو اپنی قدرت سے جگا اُٹھایا تو بھوک لگنی ہی تھی ان میں سے کسی پاس اگلے وقتوں کا کوئی سکہ بھی تھا۔ کھانا لانے کے لیئے اُنھوں نے اپنے ایک رفیق کو بازار بھیجا وہاں پرانا سکہ دیکھ کر لوگوں نے پوچھ کچھ شروع کی۔ اس اثنار میں وہاں سلطنت بدل چکی تھی اور اب ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ غرض شدہ شدہ لوگوں کو خبر ہوئی اور اصحابِ کہف کے چھپنے کی جگہ ایک پتھر کندہ کرا کے لگا دیا اور اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا اب نہیں معلوم وہ کس حال میں ہیں۔ جب یہ لوگ بُت پرست بادشاہ کے ظلم سے بچ کر پہاڑ کی کھوہ میں گئے ہیں تو کھوہ میں پہنچکر یہ دُعا کی ۱۲ +

سلے قرآن سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایک باغ کے مالک تھے اور وہ خوب پھلتا پھولتا تھا مگر تھے بخیل اور خدا کے نام پر دینا نہیں جانتے تھے اور خدا کے معتقد بھی نہ تھے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ باغ اپنے وقت پر خوب پھلا پھولا تو ان لوگوں نے صلاح کی کہ چلو بڑے سویرے جا کر پھل توڑلیں اور کسی سائل کو خبر نہ ہو ورنہ وہ دِق کرے گا چنانچہ اوّل شب یہ صلاح کی اور بڑے سویرے جگہ پر جا موجود ہوئے یہاں رات ہی رات میں خدا جانے کوئی بگولا آیا یا کیا آفت نازل ہوئی کہ سارے درختوں کا ستراؤ ہو گیا اس وقت اُن کو تنبہ ہوا کہ یہ سبب ہماری ناشکری اور بے ایمانی کا وبال ہے اور اُس وقت یہ دُعا کی ۱۲ +

۳ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا
فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا
فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ
رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا آتَاهُمَا
صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا
آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

(اعراف ع۶ ۲۴ - پارہ ۹) +

۳ (لوگو!) وہی (قادر مطلق) ہی جس نے تم کو تن واحد (آدم) سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس کا اُس کا جوڑا بنایا تاکہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہی تو عورت کو ایک ہلکا سا حمل ہو جاتا ہی پھر وہ اُس حمل کو لیے لیے پھرتی ہی پھر جب (حمل کی وجہ سے عورت زیادہ) بوجھل ہو جاتی ہی تو (میاں بی بی) دونوں (ملکر) خدا سے کہ (وہی) اُن کا پروردگار ہی دعا مانگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کریگا تو ہم تیرا بڑا احسان مانیں گے پھر جب (خدا) اُن کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرتا ہی تو اُس (اولاد) میں جو خدا نے اُن کو عنایت کی تھی خدا کے شریک بنانے لگتے ہیں ف ۱ سو اُن کے شرک سے خدا کی شان بہت اُونچی ہی +

۴ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا
لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ
لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَٰلِكَ

۴ اور جب انسان کو (کسی قسم کی) تکلیف پہنچ جاتی ہی تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (کسی حال میں ہو) ہم کو پکارے چلا جاتا ہی پھر جب ہم اُس کی تکلیف کو اُس سے دور کر دیتے ہیں تو ایسا (بے پروا) بن کر چل دیتا ہی کہ گویا اُس تکلیف کے (دور کرنے کے) لیے جو اُس کو پہنچ رہی تھی ہم کو (کبھی) پکارا ہی نہ تھا۔

ف ۱ یعنی اولاد کو غیروں کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ فلاں پیر اور فلاں پیغمبر نے ہم کو یہ اولاد دی ہی چنانچہ اُن کے نام بھی ویسے ہی رکھتے ہیں جیسے پیر بخش سالار بخش نبی بخش عبد النبی عبد الرسول بندہ علی وغیرہ ۱۲ +

Marfat.com

فرشتوں کی دُعائیں

رحمت و برکت کی دُعا

رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۝ (هُودٌ - ع ۷ پارہ ۱۲)

اَے اہلِ بیت (نبوّت) تم پر خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں (نازل ہوں) بے شک خدا سزاوارِ حمد (و ثنا اور اپنے بندوں پر) بڑا (ہی کرم کرنے والا) ہے +

لہ ابراہیم علیہ السلام اور لُوط علیہ السلام چچا بھتیجے تھے اور ہم عصر بھی تھے لیکن جس طرح دُنیا کے بادشاہوں میں ایک سب سے بڑا بادشاہ شہنشاہ کہلاتا ہے اور اُس کے ماتحت چھوٹے چھوٹے بادشاہ ہوتے ہیں ابراہیم علیہ السلام پیغمبری کے اعتبار سے شہنشاہی کا رُتبہ رکھتے تھے اور لُوط علیہ السلام اُن کے ایک طرح کے نائب تھے جب خدا کو قومِ لُوطؑ پر اُن کی بدکرداریوں کی سزا میں عذاب کا بھیجنا منظور ہوا تو عذاب کے فرشتے پہلے حضرتِ ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ابراہیم علیہ السلام مہمان نواز تو تھے ہی اُنھوں نے فرشتوں کی دعوت کی مگر فرشتے کھانے سے دست کش رہے جس کی وجہ سے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف سے ایک طرح کی بدگمانی ہوئی اور وہ ڈرے کہ یہ جو ہمارا نمک چکھنے سے گریز کرتے ہیں تو ان کے دِل میں کچھ کھوٹ ہوگا۔ تب فرشتوں نے اپنے تئیں ظاہر کیا کہ ہم جو آپ کا کھانا نہیں کھاتے تو فرشتے ہونے کے سبب سے نہیں کھاتے اور مزیدِ تسکین کے لیئے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام بیٹے اور یعقوب علیہ السلام پوتے کے پیدا ہونے کی خوش خبری بھی دی ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارؔا یہ باتیں پردے میں کھڑی سُن رہی تھیں اور دونوں میاں بی بی بوڑھے بھی تھے تو الدتناسل کی عمر سے متجاوز اور حضرتِ سارا علیہا السلام پیری کے علاوہ بانجھ بھی تھیں اَولاد کا نام سُن کر اُنھوں نے بڑا ہی تعجب کیا۔ سارؔا نے تو اولاد پر تعجب کیا اور فرشتوں نے اُن کے تعجب پر تعجب کیا کہ آپ اہلِ بیتِ نبی ہو کر خدا کی قُدرت پر تعجب کرتی ہیں اور اِسی وقت دُعا دی کہ خدا کی رحمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں اور اِتنا شائبہ بشریّت بھی تمھارے دل سے دور ہو ۱۲ +

دُعائے مغفرت اور انجام بخیر و حصولِ جنّت

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(مؤمن ع ۱ پارہ ۲۴)

اے ہمارے پروردگا تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہی تو جو لوگ (تیری جناب میں) توبہ کرتے اور تیرے (دین کے) رستے پر چلتے ہیں اُن کو بخش دے اور (نیز) اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور اے ہمارے پروردگار اُن کو (بہشت کے) ہمیشہ رہنے کے باغوں میں بھی لے جا داخل کر جن کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہی اور اُن کے باپ دادوں اور اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو نیک ہوں اُن کو (بھی) بے شک تُو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہی۔ اور (ہاں) اُن کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) خرابیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تُو اُس دن خرابیوں سے محفوظ رکھے گا تو اُس پر تُو نے (اپنا بڑا ہی) فضل کیا اور یہی (تو بہت) بڑی کامیابی ہی+

[1] ایمان دار بندوں کے حق میں خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت و رحمت ہی کہ بندے اپنے دینی و دُنیاوی مفاد کے لیئے تو ایمان لائیں اور مقربانِ بارگاہِ الٰہی یعنی حاملانِ عرش فرشتے ایمان دار بندوں کے حق میں دُعائیں کیا کریں ۱۲+

Marfat.com

اصحابُ الاعراف کی دُعا

ظالموں کی معیّت اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی دُعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (اعراف ع ۵ پارہ ۸)	اے ہمارے پروردگار (ان) ظالم لوگوں کے ساتھ ہم کو (شامل) نہ کیجیو۔

عام مسلمانوں کی دُعائیں جن کی نسبت خدا نے اپنی پسندیدگی ظاہر فرمائی

طلب ہدایت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝	ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے (جو) تمام جہان کا پروردگار (ہے) نہایت رحم والا مہربان روزِ جزا کا حاکم

لے قیامت میں تین مقام ہیں جنّت۔ خدا سب مسلمان بھائیوں کو اُس میں جانا نصیب کرے۔ اور دوزخ خدا سب کو اُس سے بچائے اور اعراف کہ یہ مقام جنّت اور دوزخ دونوں کے بیچ میں واقع ہے اعراف والوں کو جنّتیوں اور دوزخیوں دونوں کی خبریں ملتی رہتی ہیں اور دونوں کی حالتوں کو دیکھتے رہتے ہیں تو جنّتیوں کی طرف نظر کر کے اُن میں شامل ہونے کی اپنے حق میں دُعا کریں گے اور دوزخیوں کو دیکھ کر اُس سے پناہ مانگیں گے ۱۲ +

لے یہ ایک ایسی بااثر اور مقبولِ عام دُعا ہے کہ نماز کی ایک رکعت بھی اِس سے خالی نہیں اور اِس میں دُعا کا وہی پیرایہ اختیار کیا گیا ہے جو مقتضائے طبیعتِ بشری ہے کہ آدمی کو جب کسی سے کچھ مانگنا ہوتا ہے پہلے اُس کی مدح کرتا ہے پھر اُس کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتا ہے پھر عرضِ مطلب کرتا ہے اور دُعا کے لفظ ایسے عام ہیں کہ دُنیا اور دین دونوں کے مفاد اور بہبود کو لیے ہوئے ہیں ۱۲ +

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ (فاتحہ ع ۱ پارہ ۱)	(ای خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھا اُن لوگوں کا رستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا نہ اُن کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا +

طلب خیر و برکت دُنیا و دین اور دوزخ کے عذاب سے نجات پانے کی دُعا

لہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (بقرہ ع ۲۵ پارہ ۲)	۲ ای ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا +

طلب مغفرت کی دُعا

۳ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ (بقرہ ع ۴۰ پارہ ۳)	۳ (ای ہمارے پروردگار) ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور تسلیم کیا ای ہمارے پروردگار (بس) تیری ہی مغفرت (درکار ہی) اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہی +

لہ یہ عام مسلمانوں کی دُعا ہی جس کو خدا نے استحسان کے طور پر نقل فرمایا ہی اور دین و دُنیا کی خیر و خوبی کے لیے ہی گویا کہ سورۂ فاتحہ کی طرح خدا کی تعلیم فرمائی ہوئی ہی ۱۲ +

طلب رحم و مغفرت اور آسانی وکامیابی اور دشمنوں پر فتحیابی کی دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ
اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چُوک جائیں تو ہم کو اُس کے وبال میں نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح اُن پر تُو نے (اُن کے گناہوں کی پاداش میں احکام سخت کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال۔ اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس (کے اُٹھانے) کی ہم کو طاقت نہیں ہم سے نہ اُٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی و مددگار) ہے تو اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر۔

(بقرہ ع ۴۰ پارہ ۳)

دُعائے استقامت اور طلب رحمت

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ

اے ہمارے پروردگار ہم کو راہ راست پر لائے پیچھے ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول کر

۱ فقیر کی کیا اچھی صدا خدا نے سکھائی ہے کیسے پیارے لفظ ہیں اور کیسی عمدگی سے عجز و مسکنت کا اظہار ہے اور دُنیا و دین کی حاجتوں میں سے کوئی ایک بات بھی تو چھوٹنے نہیں پائی ۱۲ +

۲ آج کل اِس دُعا کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ عقائدِ اسلامی سے منحرف اور متزلزل کرنے والے بہت دُشمن گھات میں لگے ہیں آوازِ مخالف سُن کر اچھا دانا آدمی شک کرنے لگتا ہے خدا ہی اپنے فضل سے من الجنة والناس کے اغوا سے بچائے ۱۲ +

هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ○ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ○ (آل عمران - ع ۱ پارہ ۳)	اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کا خلعت) عطا فرما۔ کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار تو ایک (نہ ایک) دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہہ ہی نہیں لوگوں کو (اعمال کی جزا سزا کے لیئے) اکٹھا کرے ہی گا (تو اس دن ہم پر تیری ہی مہر کی نظر رہے) بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا +
[۱] رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (آل عمران - ع ۲ پارہ ۳)	اے ہمارے پروردگار ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں تو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا +
[۲] رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○	اے ہمارے پروردگار تو نے اس (کارخانۂ عالم) کو بے فائدہ (تو) نہیں بنایا تیری ذات (ایسے فعل عبث کے کرنے سے) پاک ہے (اور یہ کارخانہ خبر دے رہا ہے کہ آخرت میں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہونی ہے) تو اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو

۱ خدا تعالیٰ نے یہ دعا اُن لوگوں کی نقل فرمائی ہے جو آخر کار جنتی ہوں گے ۱۲ +

۲ یہ اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں ہیں ۱۲ +

Marfat.com

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (اٰل عمران ع ۲۰ پارہ ۴)	اے ہمارے پروردگار جس کو تُونے دوزخ میں ڈالا اُس کو (بہت ہی) خوار کیا اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگا ہم نے ایک مُنادی کرنے والے (یعنی پیغمبر) کو سُنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا (اور لوگوں کو سمجھا رہا تھا) کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے قصور معاف فرما اور ہم (پر) سے ہمارے گناہ دُور کر اور نیک بندوں کے شمول میں ہمارا (بھی) خاتمہ (بالخیر) کیجیو اور اے ہمارے پروردگار جیسے جیسے نعمتوں کے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تُو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب کر اور قیامت کے دِن ہم کو ذلیل نہ کیجیو تُو (کبھی) وعدہ خلافی تو کیا ہی نہیں کرتا +

دعائے مغفرت والدین

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ ۝ (بنی اسرائیل ع ۳ پارہ ۱۵) [۱]	اے میرے پروردگار جس طرح میرے والدین نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے (اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں) اسی طرح تو بھی ان پر (اپنا) رحم کیجیو +

[۱] یہ دُعا خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو والدین کی مغفرت کے واسطے تعلیم فرمائی ہے ۱۲ +

Marfat.com

طلب رحم و مغفرت کی دُعا

سلہ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(مؤمنون ۲۳ ع ۶ پارہ ۱۸)

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہی+

عذاب دوزخ سے محفوظ رہنے کی دُعا

سلہ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

(فرقان ۲۵ ع ۶ پارہ ۱۹)

اے ہمارے پروردگار عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہی+

توفیقِ عملِ نیک اور اطمینانِ قلب کی دُعا

سلہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

(فرقان ۲۵ ع ۶ پارہ ۱۹)

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد (کی طرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما ف۱ اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۲ +

سلہ یہ آیت بھی مؤمنوں کی دُعا ہی جو خدا نے قرآن میں نقل فرمائی ہی ۱۲+

سلہ یہ بھی مسلمانوں کی دُعا ہی جنھیں خدا نے اپنے خاص بندے فرمایا ہی ۱۲+

ف۱ یعنی خانہ داری کے جھگڑے بکھیڑے ہم کو ایذا نہ دیں کہ آدمی ان جھگڑوں میں پڑ کر دین بھی کھو بیٹھتا ہی ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہی کہ ہم سے جو نسل چلے وہ ہماری دیکھا دیکھی پرہیزگار ہو اور پرہیزگاری میں ہم اُن کے امام ہوں وہ ہمارے مقتدی یا نسل کی بھی تخصیص کیوں کرو مطلب یہ ہو کہ ہم کو اس درجے کا نیک بنا کہ لوگ ہمارے اچھے نمونے دیکھ کر پرہیزگاری اختیار کریں ۱۲+

توفیقِ عملِ صالح اور اولادِ صالح اور استقامت کی دُعا

لہ ۱۲ رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

۴۶
(احقاف ع ۲ پارہ ۲۶)

۱۲ اے میرے پروردگار مجھ کو اِس (بات) کی توفیق دے کہ تُو نے جو مجھ پر اور میرے ماباپ پر احسانات کیے ہیں تیرے اُن احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور اِس (بات) کی (بھی) توفیق دے) کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اَولاد میں نیک بختی پیدا کر (کہ میرے لیئے (موجبِ راحت ہو) میں (اپنی تمام حاجتوں میں) تیری طرف رجوع لاتا ہوں اور میں تیرے فرمان بردار بندوں میں ہوں +

توفیقِ اخوّتِ اسلامی اور حسد و کینہ کے دفعیّہ کی دُعا

۲ ۱۳ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

۱۳ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور (نیز) ہمارے (اُن مہاجرین و انصار) بھائیوں کے گناہ معاف کر جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایسا کر کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دِلوں میں کسی طرح کا کینہ

لہ یہ اُس شخص کی دُعا ہی جس سے خدا نے مغفرت اور جنّت کا وعدہ فرمایا ہی ۱۲ +

۲ ابتدا میں جوں جوں لوگ اسلام کی حقّانیّت سمجھتے گئے اسلام لاتے گئے تو جو لوگ بعد کو ایمان لائے اُن کو اُن لوگوں پر جو اُن سے پہلے ایمان لا چکے تھے دُنیاوی اور دینی فائدہ [illegible] تھا لیکن چونکہ وہ سچّے دِل سے ایمان لائے تھے اِس لیے متاخرین خدا سے دُعا کرتے تھے کہ ہمارے دِل میں متقدّمین کے حسد کا خیال نہ پیدا ہو ۱۲ +

Marfat.com

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (حشر ع ۲ پارہ ۲۸)	نہ آنے پائے ای ہمارے پروردگار بے شک تو بڑا شفقت رکھنے والا مہربان ہے +

ضعفائے مسلمین کی دُعا جو مشرکین مکہ کے نرغے میں تھے
ظالموں کے پنجے سے نجات پانے کی دُعا

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا	ای[1] ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی (یعنی مکے) سے (کہیں) نجات دے جہاں کے رہنے والے (ہم پر) ظلم کر رہے ہیں اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا۔

[1] دُعا کے الفاظ سے ظاہر ہی کہ یہ شروع کے مسلمانوں کی دُعا ہی کہ ابتدا میں اُمرا اور رؤسا تو اپنی شیخی میں رہے اور جہاں تک ہو سکا نورِ اسلام کے بُجھا دینے میں کوئی دقیقہ کوشش کا اُٹھا نہ رکھا غرض اِن لوگوں کو تو دُنیاوی نام و نمود قبولِ حق سے مانع تھا لیکن غریب مسکین لوگ اُس رُوحانی تسلّی کے سخت حاجت مند تھے جو ایمان سے حاصل ہوتی ہی خدائے واحد کا نام سُنتے ہی اُن لوگوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا تو زبردست لوگ جن کے یہ غریب دست نگر تھے اِن کو طرح طرح پر ستانے لگے جیسے مثلاً حضرت بلالؓ کہ ایک کافر کے حبشی غلام تھے ایمان لائے تو اُس کافر نے اِن کو ستانا شروع کیا گرمیوں میں گرمی سخت ہوتی ہی وہ کافر اِن کو دھوپ میں چت لٹا کر اُوپر سے اِن پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھ دیتا اور کہتا کہ جب تک محمدؐ اور اُس کے خدا کے ساتھ کفر نہیں کرے گا میں اسی طرح ستا ستا کر تیری جان لے کر رہوں گا لیکن بلالؓ کا کیا حال تھا دِن بھر دُھوپ میں تڑپتے اور شام کو احد احد کہتے ہوئے اُٹھتے ۔ اِن سے بڑھ کر عورتوں پر ظلم ہوئے ہیں کہ اُن کو بے حُرمتی کے ساتھ ایذائیں دی جاتی تھیں غرض ایسے لوگوں کی یہ دُعا ہی کہ اُن کے مظالم سُن کر دل لرزنے لگتا ہی تو خدا کو اُن کے حال پر کیسا کچھ رحم نہ آیا ہو گا کہ وہ ارحم الراحمین ہی ۱۲ +

ادعونی استجب لکم

مجھ سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمہاری (دعا) قبول کریں گے

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کا شکر ہے کہ اُسی کے فضل و کرم سے کتاب

ادعیۃ القرآن

مؤلفہ فاضل اجل عالم بے بدل شمس العلماء جناب مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب

سنہ ۱۳۲۱ھ

Marfat.com